FRI.18.April 2025
VOLUME:20 NO:96
Mob:8055362952
Price: 3=00
Pages:4+4=8

Established May 1994 :قائم شدہ مئی

ورقِ تازہ ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروز جمعہ 18/اپریل 2025
جلد:20 شمارہ: 96
19/شوال المکرم 1446ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com--Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
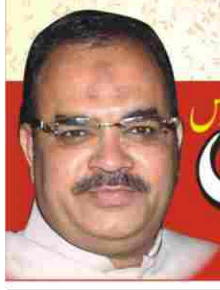
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

الحاج قاضی نوید محی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
کنگن جویلرس
KANGAN JEWELLERS
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بنا کر دیئے جاتے ہیں۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS

مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

سپریم کورٹ میں وقف ترمیمی ایکٹ پر سماعت، حکومت کو سبکی

مرکز کا وقف کونسل و بورڈ میں تقرریاں کرنے سے گریز، حکومت کو سات دن کی مہلت

نئی دہلی: 17/اپریل (ایجنسیز) سپریم کورٹ میں جمعرات کو مسلسل دوسرے دن وقف ترمیمی قانون کے خلاف دائر عرضیوں پر سماعت ہوئی۔ عدالت نے اس معاملے پر دوپہر دو بجے سماعت شروع کی۔ اس سے قبل بدھ کے روز بھی اسی معاملے پر عدالت میں تفصیلی سماعت ہوئی تھی، جس میں مسلم فریق اور مرکزی حکومت نے اپنی اپنی دلیلیں پیش کی تھیں۔ چیف جسٹس سنجیو کھنہ، جسٹس سنجے کمار اور جسٹس کے وی وشواناتھن پر مشتمل تین رکنی بینچ نے اس معاملے کی سماعت کی۔ عدالت نے اشارہ دیا کہ وہ وقف قانون کے تین اہم پہلوؤں پر عبوری حکم جاری کر سکتی ہے۔ اس میں وقف قرار دی گئی جائیدادوں کو ڈی نوٹیفائی نہ کرنا، کلکٹر کی اختیارات پر ممکنہ روک اور وقف بورڈ میں غیر مسلموں کی شمولیت پر عبوری حکم شامل ہو سکتا ہے۔ عدالت میں مرکزی حکومت نے موٴقف اختیار کیا کہ کوئی بھی عبوری حکم جاری کرنے سے قبل حکومت کو اپنا جواب پیش کرنے کا موقع دیا جائے۔ عدالت نے اس درخواست کو تسلیم کرتے ہوئے مرکز کو سات دن کی مہلت دی ہے تا کہ وہ تفصیلی جواب داخل کرے۔ اس دوران عدالت نے واضح طور پر کہا ہے کہ اگلے حکم تک وقف کے اسٹیٹس میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔ وقف بورڈ اور وقف کونسل میں کسی بھی نئی تقرری پر بھی روک لگا دی گئی ہے، جب کہ وقف بائی لاز میں بھی کسی قسم کی ترمیم نہیں کی جاسکتی۔ سپریم کورٹ میں اس قانون کے خلاف مجموعی طور پر 73 رٹ عرضیاں دائر کی گئی ہیں، جن میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ ترمیم شدہ قانون کے تحت وقف املاک کا نظم و نسق غیر معمولی انداز میں کیا جائے گا اور یہ قانون مسلمانوں کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ عدالت نے تمام فریقین سے کہا ہے کہ وہ آپس میں مشورہ کر کے پانچ ایسے اہم اعتراضات طے کریں جن پر بحث ہونی چاہیے، کیونکہ عدالت کے مطابق 110 سے زائد فائلیں پڑھنا ممکن نہیں۔ عدالت نے نوڈل کونسل کے ذریعے ان نکات کو طے کرنے کی ہدایت دی ہے۔ اگلی سماعت پانچ مئی کو مقرر کی گئی ہے اور صرف پانچ بنیادی عرضی گزاروں کو اس میں پیش ہونے کی اجازت ہوگی۔ سپریم کورٹ کے اس عبوری فیصلے کو وقف سے متعلقہ امور میں ایک اہم پیش رفت تصور کیا جا رہا ہے، کیونکہ اس سے نہ صرف موجودہ حیثیت برقرار رہے گی بلکہ کسی بھی ممکنہ نئی تقرری یا تبدیلی پر فی الحال پابندی عائد ہو گئی ہے۔ عدالت کا مقصد واضح ہے کہ تمام فریق پہلے اہم نکات پر اتفاق رائے پیدا کریں تا کہ سماعت کو موٴثر انداز میں آگے بڑھایا جا سکے۔

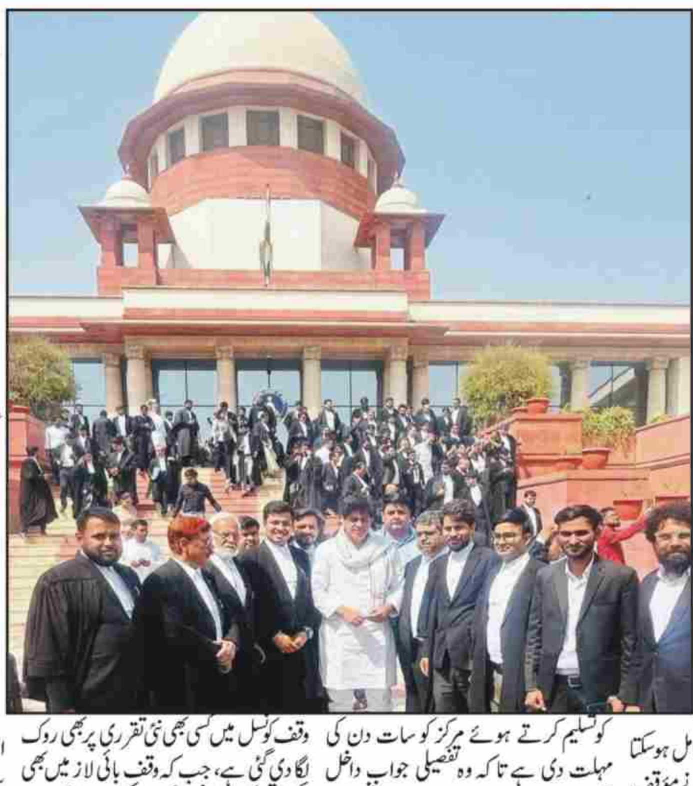

وقف ترمیمی قانون پر سپریم کورٹ کے تبصرے معنی خیز

انڈیا اتحاد کے تحفظات درست ثابت: وینوگوپال

نئی دہلی: 17/اپریل (ایجنسیز) سپکانگریس کے جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال نے آج وقف (ترمیمی) ایکٹ 2025 پر سپریم کورٹ کی جانب سے دیے گئے مشاہدات کو انتہائی معنی خیز قرار دیتے ہوئے کہا کہ عدالت کے ریمارکس نے ان تمام آئینی خدشات کو تقویت دی ہے جو انڈیا اتحاد نے اس قانون کے خلاف پارلیمنٹ کے اندر اور باہر پیش کیے تھے۔ وینوگوپال نے ایک بیان میں کہا، ''سپریم کورٹ کے مشاہدات نے اس جلد بازی میں بنائے گئے قانون کی کمزوریوں کو اجاگر کیا ہے۔ یہ قانون بنیادی حقوق پر حملہ کرتا ہے اور اس میں گہرے تقسیم پسندر جحانات جھلکتے ہیں۔'' انہوں نے مزید کہا کہ وقف ترمیمی قانون کو نہ تو جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی میں مکمل طور پر جانچا گیا، نہ ہی پارلیمنٹ میں اس پر سنجیدہ اور طویل بحث کی گئی۔ انہوں نے کہا، ''یہ قانون آئینی اصولوں اور اقلیتوں کے مذہبی حقوق کو مجروح کرتا ہے۔ اب عدالت کے تبصرے خود بتا رہے ہیں کہ انڈیا اتحاد کا احتجاج محض سیاسی نہیں بلکہ آئینی بنیادوں پر تھا۔'' خیال رہے کہ سپریم کورٹ نے آج وقف ترمیمی قانون 2025 کے خلاف دائر عرضیوں پر ابتدائی سماعت کرتے ہوئے قانون پر عبوری روک لگانے سے انکار کر دیا، تاہم عدالت نے اہم عبوری ہدایات جاری کیں۔ عدالت نے حکم دیا کہ ملک بھر کی تمام وقف جائیدادیں، خواہ وہ رجسٹرڈ ہوں یا وقف بائی یوزر کے تحت ہوں، اپنی موجودہ حیثیت میں برقرار رہیں گی اور آئندہ سماعت تک ان میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔ مرکزی حکومت کی نمائندگی کرتے ہوئے سالیسیٹر جنرل تشار مہتا نے عدالت سے استدعا کی کہ حکومت کو ابتدائی جواب داخل کرنے کے لیے سات دن کی مہلت دی جائے۔ عدالت نے یہ درخواست منظور کرتے ہوئے اگلی سماعت کی تاریخ 5 مئی مقرر کر دی۔ چیف جسٹس آف انڈیا کی سربراہی والی بنچ نے یہ بھی واضح کیا کہ صرف پانچ مرکزی عرضیوں پر سماعت کی جائے گی اور بقیہ عرضیوں کو نمٹا دیا جائے گا۔ عدالت نے اس مقدمے کو آئندہ 'ریلائی وقف ترمیمی ایکٹ' کے عنوان سے سنے جانے کا فیصلہ بھی سنایا۔ سپریم کورٹ کے ان تبصروں سے ملک بھر میں اس قانون پر جاری بحث کو نئی جہت ملی ہے۔ آئینی ماہرین اور سماجی کارکنوں کا کہنا ہے کہ عدالت کی مداخلت کے بعد اب اس قانون کے اثرات پر گہرائی سے غور کرنے کا موقع پیدا ہوا ہے اور ممکن ہے کہ آنے والے دنوں میں اس پر مزید قانونی چیلنجز سامنے آئیں۔ کے سی وینوگوپال نے کہا کہ انڈیا اتحاد آئندہ ایسے تمام قوانین کے خلاف آواز بلند کرتا رہے گا جو آئینی اقدار، اقلیتی حقوق اور عدالتی توازن کو متاثر کریں۔

منی پور کی متنازعہ آڈیو کلپ سے متعلق فورنسک رپورٹ سپریم کورٹ میں جلد ہوگی پیش

نئی دہلی: مرکزی حکومت نے سامنے آئی منی پور کی ایک متنازعہ ویڈیو معاملے پر اپنی بات رکھتے ہوئے کہا ہے کہ جلد ہی فورنسک سائنس لیباریٹری کی رپورٹ سپریم کورٹ میں پیش کی جائے گی۔ عدالت عظمیٰ کو مطلع کیا گیا کہ منی پور کی اس لیک آڈیو کی رپورٹ تیار ہے جس میں مبینہ طور پر سابق وزیر اعلیٰ این بیرین سنگھ کی آواز موجود ہے۔ آڈیو میں وہ تشدد کے لیے لوگوں کو مشتعل کرتے ہوئے سنائی دے رہے ہیں۔ مرکز کا کہنا ہے کہ اس کی رپورٹ تیار ہے اور جلد ہی سیل بند لفافے میں اسے عدالت میں پیش کیا جائے گا۔ چیف جسٹس آف انڈیا سنجیو کھنہ کی صدارت والی بنچ نے مرکزی حکومت اور ریاستی حکومت کی طرف سے پیش وکیل کی دلیل سننے کے بعد اس معاملے پر سماعت 5 مئی تک کے لیے ملتوی کر دی۔ یہ عرضی کوکی حقوق انسانی تنظیم (کوہور) نے سپریم کورٹ میں داخل کی تھی۔ عرضی میں الزام عائد کیا گیا ہے کہ لیک آڈیو میں سابق وزیر اعلیٰ بیرین سنگھ کی آواز ہے۔ آڈیو میں وہ تشدد کو بھڑکاتے سنائی دے رہے ہیں۔ عرضی دہندہ کوکی تنظیم کی طرف سے سینئر وکیل پرشانت بھوشن عدالت میں پیش ہوئے تھے۔ انھوں نے منی پور تشدد میں سابق وزیر اعلیٰ این بیرین سنگھ کے مبینہ طور پر ملوث ہونے کی جانچ کے لیے عدالتی نگرانی میں ایس آئی ٹی تشکیل دینے کا مطالبہ کیا۔ اس لیک آڈیو میں مبینہ طور پر سابق وزیر اعلیٰ میتئی تنظیموں کو مشتعل کرتے ہوئے اور انھیں حکومت کے اسلحہ و گولہ بارود لوٹنے کے لیے اکساتے سنائی دے رہے ہیں۔ پرشانت بھوشن نے عدالت میں دعویٰ کیا کہ 'ٹروتھ لیب' نے آڈیو میں این بیرین سنگھ کی آواز کی تصدیق کی ہے، لیکن عدالت نے ٹروتھ لیب کی رپورٹ ماننے سے انکار کر دیا۔

چار بار دہلی اسمبلی کے رکن رہنے والے جے کشن کا انتقال

نئی دہلی: دہلی کانگریس کے سینئر رہنما اور سلطان پور ماجرا اسمبلی حلقے سے چار بار منتخب ہونے والے سابق رکن اسمبلی جے کشن کا انتقال ہو گیا۔ ان کے انتقال کی خبر سے دہلی کے سیاسی، سماجی اور مقامی حلقوں میں گہرے رنج و غم کی لہر دوڑ گئی ہے۔ دہلی کانگریس کے صدر سمیت کئی رہنماؤں اور کارکنوں نے ان کی وفات پر خراج عقیدت پیش کیا اور ان کی خدمات کو یاد کیا۔ جے کشن دہلی کی سیاست میں ایک جانا پہچانا نام تھے۔ وہ کانگریس کے ٹکٹ پر سلطان پور ماجرا سے چار بار دہلی اسمبلی میں پہنچے۔ اپنی مدتِ کار کے دوران انہوں نے نہ صرف اپنے حلقے میں ترقیاتی کاموں پر زور دیا بلکہ اقلیتوں، دلتوں اور پسماندہ طبقات کی آواز کو بھی ایوان میں موٴثر انداز میں بلند کیا۔ ان کی تقریریں اکثر سماجی انصاف، برابری اور فلاحی اسکیموں پر مرکوز ہوتیں، جس کے سبب وہ مقامی عوام کے درمیان خاصے مقبول تھے۔ ان کے انتقال کی اطلاع اہلِ خانہ نے ایک پیغام کے ذریعے دی، جس میں بتایا گیا کہ ان کی آخری رسومات دوپہر کو بجے انجام دی جائیں گی۔ اس موقع پر بڑی تعداد میں مقامی افراد، کانگریس کارکنان، سیاسی رہنما اور ان کے قریبی رفقا موجود رہنے کی توقع ہے۔ جے کشن کے بیٹے نے سوشل میڈیا پر ایک مختصر پیغام میں اپنے والد کے لیے دعاؤں کی درخواست کرتے ہوئے ان کے سیاسی اور ذاتی سفر کو خراج عقیدت پیش کیا۔ دہلی پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر نے اپنے تعزیتی بیان میں کہا کہ ''جے کشن جی ایک بے باک اور اصول پسند رہنما تھے۔ وہ ہمیشہ کمزور طبقات کے لیے آواز بلند کرتے رہے۔''

راہل گاندھی نے پھر اٹھائے لوکو پائلٹ کے مسائل، 'ناانصافی ہو رہی ہے، ہم آواز اٹھاتے رہیں گے'

لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر اور کانگریس رہنما راہل گاندھی نے جمعرات (17 اپریل) کو ایک اخبار کا حوالہ دیتے ہوئے دعویٰ کیا کہ ہندوستانی ریلوے میں کام کرنے والے لوکو پائلٹس کو قضائے حاجت کے لیے بریک تک نہیں دیا جا رہا ہے۔ جو نہ صرف ان کے ساتھ ناانصافی ہے، بلکہ مسافروں کی حفاظت کے لیے بھی خطرہ ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ یہ انصاف کی لڑائی ہے اور وہ لوکو پائلٹس کے لیے آواز اٹھاتے رہیں گے۔ راہل گاندھی نے ایک ہندی اخبار 'دینک بھاسکر' کا حوالہ دیتے ہوئے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر پوسٹ کیا۔ پوسٹ میں انہوں نے لکھا کہ ''گزشتہ سال جیب میں ریلوے کے لوکو پائلٹس سے ملا تو ان کی حالت سے واقف ہو کر مجھے شدید تشویش ہوئی تھی۔ 14-14 گھنٹے کی شفٹ، مسلسل رات کی ڈیوٹی، مناسب آرام نہیں، نہ کھانے کا بریک اور نہ بیت الخلاء کی سہولت۔'' واضح ہو کہ راہل گاندھی گزشتہ سال جولائی میں دہلی میں ریلوے کے لوکو پائلٹس سے ملاقات کر ان کے مسائل کو جاننے کی کوشش کی تھی۔ راہل گاندھی نے پوسٹ میں آگے لکھا کہ ''حادثات کے بعد ریلوے 'انسانی غلطی' کہہ کر پلہ جھاڑ لیتی ہے، لیکن یہ نہیں بتاتی کہ ملازمین سے کیسے غیر انسانی طریقے سے کام لیا جاتا ہے۔'' راہل گاندھی کے مطابق لوکو پائلٹس کے بنیادی مطالبات تھے مقررہ اوقات کار اور بہتر ماحول۔

جسٹس بی آر گوئی ہوں گے ملک کے اگلے سی جے آئی، 14 مئی 2025 کو لیں گے حلف

نئی دہلی: 17/اپریل (ایجنسیز) سی جے آئی سنجیو کھنہ کے بعد ہندوستان کے اگلے چیف جسٹس ہوں گے جسٹس بی آر گوئی۔ سنجیو کھنہ نے بدھ (16 اپریل) کو بی آر گوئی کے نام کی سفارش مرکزی وزارت قانون سے کی۔ وہ 14 مئی 2025 کو ملک کے 52 ویں چیف جسٹس کے طور پر حلف لیں گے۔ موجودہ چیف جسٹس سنجیو کھنہ 13 مئی کو اپنے عہدے سے ریٹائر ہو جائیں گے۔ واضح ہو کہ بی آر گوئی درج فہرست ذات سے آنے والے ملک کے دوسرے چیف جسٹس ہوں گے، ان سے قبل جسٹس کے جی بالا کرشنن بھی سی جے آئی رہ چکے ہیں، جن کا تعلق بھی درج فہرست ذات سے تھا۔ جسٹس بی آر گوئی تقریباً 6 ماہ تک چیف جسٹس آف انڈیا کے عہدے پر فائز رہیں گے، کیونکہ اس کے بعد وہ بھی ریٹائر ہو جائیں گے۔ بی آر گوئی رواں سال نومبر ماہ میں ریٹائر ہو جائیں گے۔ جسٹس بی آر گوئی کا تعلق مہاراشٹر کے امراوتی سے ہے۔ انہوں نے سال 1985 میں بطور وکیل کام کرنا شروع کیا تھا۔ اس وقت وہ مہاراشٹر کے سابق ایڈووکیٹ جنرل اور بعد میں مہاراشٹر ہائی کورٹ کے جج بیرسٹر راجہ بھونسلے کے ساتھ کام کرتے تھے۔ بی آر گوئی بامبے ہائی کورٹ میں سال 1987 سے 1990 تک وکالت کرتے رہے۔ بی آر گوئی کو سال 1992 میں بامبے ہائی کورٹ کی ناگپور بنچ میں مہاراشٹر حکومت کا اسسٹنٹ پلیڈر اینڈ اسسٹنٹ پبلک پراسیکیوٹر مقرر کیا گیا تھا۔ وہ سال 2003 میں ہائی کورٹ کے ایڈیشنل جج بنے تھے۔ بی آر گوئی سال 2019 میں سپریم کورٹ آئے اور اب چیف جسٹس آف انڈیا (سی جے آئی) بننے جا رہے ہیں۔ گزشتہ سال بی آر گوئی نے بلڈوزر کی کارروائی پر سوال اٹھائے تھے۔ قابل ذکر ہے کہ جسٹس بی آر گوئی نے پیر (14 اپریل) کو بھیم راؤ امبیڈکر کی یوم پیدائش پر کہا کہ آئین بنانے کے لیے قوم ہمیشہ ان کی شکر گزار رہے گی۔ سپریم کورٹ کے احاطے میں خطاب کرتے ہوئے جسٹس گوئی نے کہا کہ ''قوم ہمیشہ ڈاکٹر امبیڈکر کی شکر گزار رہے گی کیونکہ انہوں نے اور ان کے ساتھیوں نے آئین تیار کیا۔ ہندوستان مضبوط ہے، ترقی کر رہا ہے اور دنیا میں سب سے تیزی سے ترقی کرنے والے ممالک میں سے ایک ہے۔ یہ ان کا فلسفہ، نظریہ اور دور اندیشی ہے جو ہمیں متحد اور مضبوط بنائے ہوئے ہیں۔''

اب دہلی میں بھی اتر پردیش والا اصول نافذ

بغیر اجازت لاؤڈ اسپیکر کے استعمال پر لگے گا جرمانہ

نئی دہلی: اتر پردیش کے بعد اب دہلی میں بھی لاؤڈ اسپیکر کے استعمال سے متعلق سخت ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ دہلی پولیس نے لاؤڈ اسپیکر کے لیے نئے اصول جاری کیے ہیں، جس کے مطابق مذہبی مقامات سمیت سبھی جگہوں پر مقررہ ڈیسی بل (ڈی بی) حد پر عمل کرنا لازمی ہوگا۔ ساتھ ہی بغیر اجازت لاؤڈ اسپیکر کا استعمال ممنوع قرار دیا گیا ہے، جس کی خلاف ورزی پر سخت جرمانہ لگایا جائے گا۔ نئے اصولوں میں صنعتی، رہائشی اور سائلنٹ زون کے لیے الگ الگ صوتی حدیں مقرر کی گئی ہیں۔ ٹینٹ ہاؤس سے بھی لاؤڈ اسپیکر لینے کے لیے پولیس کی اجازت لازمی ہوگی۔ پولیس کے ذریعہ جاری ہدایت میں بتایا گیا ہے کہ عوامی مقامات پر آواز کی سطح زیادہ سے زیادہ 10 ڈی بی (اے) تک ہی محدود ہوگی۔ ذاتی ملکیت والے صوتی سسٹم کی آواز مقررہ حد سے 5 ڈی بی (اے) سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے۔ ہدایت میں انڈسٹریل ایریا میں صبح 6 بجے سے رات 10 بجے تک 75 ڈی بی آواز کی اجازت اور رات 10 بجے سے صبح 6 بجے تک 70 ڈی بی آواز کا پیمانہ طے کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ رہائشی علاقوں میں صبح 6 بجے سے رات 10 بجے تک 55 ڈی بی آواز کی اجازت ہوگی، اور رات 10 بجے سے صبح 6 بجے تک 45 ڈی بی آواز کی سطح مقرر کی گئی ہے۔ سائلنس زون میں صبح 6 بجے سے رات 10 بجے تک 50 ڈی بی آواز کی اجازت ہوگی، جبکہ رات 10 بجے سے صبح 6 بجے تک آواز کی حد 40 ڈی بی مقرر کی گئی ہے۔ دہلی پولیس کے ذریعہ جاری حکم میں کہا گیا ہے کہ سبھی ٹینٹ، لاؤڈ اسپیکر اور جنریٹر فراہم کرنے والوں کو واضح ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ مقامی پولیس کی تحریری اجازت کے بغیر صارفین کو سامان نہ دیں۔ ضلع ڈی سی پی کو یہ یقینی بنانا چاہیے کہ ایسے سامان مہیا کرانے والے سبھی اصولوں پر عمل کریں اور ایسا نہ کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کریں۔ دہلی پولیس نے اصول توڑنے والوں کے لیے جرمانہ بھی طے کیا ہے۔ لاؤڈ اسپیکر پبلک ایڈریس سسٹم کے نامناسب استعمال پر 10 ہزار روپے کا جرمانہ اور سامانوں کی ضبطی ہوگی۔ ڈی جی سیٹس (جنریٹر سیٹس) پر حدِ اصول کے مطابق جرمانہ عائد کیا جائے گا۔ 1000 کے وی اے سے زیادہ پر 100000 روپے، 1000-5.62 کے وی اے پر 25 ہزار روپے، 5.32 کے وی اے تک پر 10 ہزار روپے اور آواز پیدا کرنے والے سامانوں کے استعمال پر جرمانہ 50000 روپے اور سامانوں کی ضبطی یا سیلنگ ہوگی۔ پٹاخوں پر طے حد کے باہر پھوڑنے کی صورت میں کارروائی ہوگی، جبکہ مذہبی تقاریب، شادی یا ریلی میں احکام کی خلاف ورزی پر 10 ہزار روپے (رہائشی) اور 20 ہزار روپے (سائلنس زون) کا جرمانہ بھرنا ہوگا۔

وقف ترمیمی قانون کے خلاف سپریم کورٹ میں سماعت

مولانا محمود مدنی نے خدشات کو سنگین خطرہ قرار دیا

نئی دہلی: 17۔ اپریل (ایجنسیز) سپریم کورٹ آف انڈیا میں آج وقف (ترمیمی) ایکٹ 2025 کے خلاف دائر مختلف عرضیوں پر سماعت ہوئی، جس میں جمعیۃ علماء ہند کی جانب سے سینئر ایڈوکیٹ راجیو دھون اور ایڈوکیٹ آن ریکارڈ منصور علی خاں نے نمائندگی کی۔ جمعیۃ علماء ہند کے جاری کردہ پریس بیان کے مطابق، صدر جمعیۃ مولانا محمود اسعد مدنی نے سماعت کے بعد میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے اس قانون کو وقف جائیدادوں کے لیے ایک 'سنگین خطرہ' قرار دیا اور کہا کہ اس کا اصل مقصد وقف کی حیثیت کو بدلنا اور ان جائیدادوں پر قبضہ جمانا ہے۔ مولانا محمود مدنی نے کہا کہ عدالت نے اصولی طور پر ان نکات کو تسلیم کیا ہے جو ان کی جانب سے پیش کیے گئے، جن میں خاص طور پر غیر مسلموں کی شمولیت بلکہ اکثریت، 'وقف بائی یوزر' کی قانونی صورت کا خاتمہ، اور کلکٹر کو وقف کی حیثیت تبدیل کرنے کا اختیار دیے جانے جیسے نکات شامل ہیں۔ انہوں نے کہا، ''یہ خدشات صرف ہماری تنظیم کے نہیں بلکہ آج ملک کے ہر دانشور طبقے کے ہیں، جس کا ثبوت یہ ہے کہ اس ایکٹ کے خلاف ملک بھر میں مختلف طبقات کی جانب سے احتجاج کی آوازیں بلند ہو رہی ہیں۔'' دوسری جانب سپریم کورٹ نے وقف (ترمیمی) ایکٹ پر عبوری روک لگانے سے انکار کر دیا، تاہم وقف املاک کی موجودہ قانونی حیثیت برقرار رکھنے کی ہدایت جاری کی۔ عدالت نے حکم دیا کہ کوئی بھی وقف جائیداد، خواہ وہ رجسٹرڈ ہو یا وقف بائی یوزر کے تحت ہو، اس کی موجودہ حیثیت میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔ عدالت کا یہ عبوری حکم اگلی سماعت تک نافذ العمل رہے گا۔ مرکزی حکومت کی نمائندگی سالیسیٹر جنرل تشار مہتا نے کی، جنہوں نے ابتدائی جواب داخل کرنے کے لیے سات دن کی مہلت طلب کی، جسے عدالت نے منظور کر لیا۔ حکومت نے موٴقف اختیار کیا کہ یہ قانون لاکھوں عوامی شکایات کے پیش نظر بنایا گیا ہے، جن میں پورے کے پورے دیہات یا متعدد زمینوں کو وقف قرار دیے جانے پر تشویش ظاہر کی گئی تھی۔ چیف جسٹس آف انڈیا نے واضح کیا کہ عدالت اس مقدمے میں صرف پانچ عرضیوں پر سماعت کرے گی، جب کہ باقی عرضیوں کو نمٹا دیا جائے گا۔ عدالت نے یہ بھی کہا کہ آئندہ سماعتوں میں اس مقدمے کو 'ریلائی وقف ترمیمی ایکٹ' کے عنوان سے سنا جائے گا، جب کہ وقف ایکٹ 1995 اور 2013 کی ترامیم سے متعلق مقدمات کو الگ سے سنا جائے گا۔ معاملہ کی اگلی سماعت 5 مئی کو مقرر کی گئی ہے۔

بے داغ اساتذہ کو بڑی راحت، عہدے پر برقرار رہنے کی دی اجازت

کولکتہ: سپریم کورٹ نے جمعرات (17 اپریل) کو مغربی بنگال کے اساتذہ بھرتی گھوٹالے میں اپنی ملازمت گنوا دینے والے بے داغ معاون اساتذہ کو اپنے عہدے پر برقرار رہنے کی اجازت دے دی ہے۔ طلبہ کی تعلیم میں کوئی خلل واقع نہ ہو اس لیے سپریم کورٹ نے اساتذہ کو عہدے پر برقرار رہنے کی یہ اجازت دی ہے۔ حالانکہ ریاستی حکومت کو سخت شرائط کے ساتھ 31 مئی 2025 تک نئی بھرتی کا عمل شروع کرنا ہوگا اور 31 دسمبر 2025 تک اس عمل کو مکمل کرنا ہوگا۔ مذکورہ بالا فیصلہ چیف جسٹس آف انڈیا (سی جے آئی) سنجیو کھنہ اور جسٹس سنجے کمار کی بنچ نے صادر کیا ہے۔ بے داغ اساتذہ کے ذریعہ تعلیمی سال کے اختتام تک یا نئی بھرتی کے عمل کی تکمیل تک سروس میں برقرار رہنے کے حوالے سے عرضی داخل کی گئی تھی۔ اس پر سماعت کرتے ہوئے عدالت نے واضح کیا کہ یہ حکم صرف کلاس 10-9 اور 12-11 کے اساتذہ پر نافذ ہوگا۔

ہندوستان، اقوام متحدہ میں بھی یونیفارم سول کوڈ نافذ کرانے کی کوشش میں، 3 ممالک کا تعاون حاصل

جینوا: ایک طرف ہندوستان میں یونیفارم سول کوڈ یعنی یو سی سی پر گھمسان مچا ہوا ہے، اور دوسری طرف ہندوستان نے اقوام متحدہ سیکورٹی کونسل میں بھی یو سی سی نفاذ کی کوششیں شروع کر دی ہیں۔ اس کے لیے ہندوستان کو 3 ممالک کا تعاون بھی حاصل ہو چکا ہے۔ دراصل ہندوستان نے ترمیم شدہ اقوام متحدہ سیکورٹی کونسل میں نمائندگی کی بنیاد کے طور پر مذہب و عقیدہ جیسے نئے پیمانوں کو شامل کرنے سے متعلق کوششوں کی تنقید کی ہے۔ اس نے کہا ہے کہ یہ علاقائی نمائندگی کے منظور شدہ بنیاد کے پوری طرح منافی ہے۔ اقوام متحدہ میں ہندوستان کی مستقل نمائندہ سفیر پی ہریش نے کہا کہ نمائندگی کے لیے مذہب و عقیدہ جیسے نئے پیمانوں کو بنیاد بنانے کی کوشش علاقائی نمائندگی کے بالکل برعکس ہے، جو اقوام متحدہ میں نمائندگی کے لیے منظور شدہ بنیاد رہی ہے۔ یہ تبصرہ کرنے سے قبل ہریش نے جی-4 ممالک برازیل، جرمنی، جاپان اور ہندوستان کی طرف سے ایک مشترکہ بیان دیا، جس میں گروپ نے اس بات پر زور دیا کہ علاقائی نمائندگی ایک منظور شدہ رسم ہے، جو اقوام متحدہ میں وقت کی کسوٹی پر کھری اتری ہے۔ انھوں نے کہا کہ ایسی دلیلیں کہ توسیع و نئی سیکورٹی کونسل اثردار نہیں ہوگی، حقیقی اصلاحات کو روکنے کی کوشش ہے۔ وہ مزید کہتے ہیں کہ مناسب طریقۂ کار اور جوابدہی نظام پر مبنی نئی کونسل اہم عالمی ایشوز پر مثبت طریقے سے کام کرنے میں اہل ہوگی۔ جی-4 کا کہنا ہے کہ حال میں اقوام متحدہ کی جو شکل ہے، وہ ایک الگ دور کی ہے، وہ اب موجود نہیں ہے اور حال کی جغرافیائی و سیاسی حالات اس شکل کے تجزیہ کا مطالبہ کرتے ہیں۔ موجودہ وقت میں سیکورٹی کونسل میں 5 مستقل رکن ہیں چین، فرانس، روس، برطانیہ اور امریکہ۔ بقیہ 10 اراکین کو 2 سال کی مدت کار کے لیے غیر مستقل اراکین کی شکل میں منتخب کیا جاتا ہے۔ ہندوستان گزشتہ مرتبہ 22-2021 میں غیر مستقل رکن کی شکل میں کونسل میں شامل ہوا تھا۔

सभी नॅशनल बैंको से आजही लोन लेने के लिये हम से संपर्क करे
डॉ. शेख फैसल
9284223649
8888903649
पता मस्जीद मंढई के पास चौपाला, नांदेड.
ऑल इंडीया में किसी भी शहर से अर्जंट लोन किया जायेगा.
सभी नॅशनल बैंको से प्रोपर्टी खरीदी करीता लोन
Bike Loan
Personal Loan
Credit Card Loan
Car Loan
Business Loan
Home Loan
Mortgage Loan
Property Purchase Loan
अर्जंट लोन

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
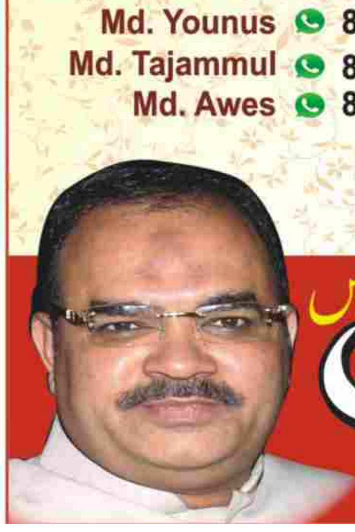
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

طیبہ ٹورس حج اور عمرہ گروپ
TAIBA TOURS HAJ & UMRAH GROUP
روحانی سفر طیبہ ٹورس کے ساتھ
محرم الحرام (جولائی۔اگست 2025ء) سے
نیو عمرہ سیزن کی شروعات

عمرہ کی ادائیگی
ڈیلکس پیکج
صرف 89,999
3 میقات سے
ان شاء اللہ پہلے قافلہ کی روانگی ماہ جولائی میں ہوگی۔
الحمدللہ ہر ماہ وقافلے روانہ ہوتے ہیں۔
ڈیلکس پیکیج میں مکہ المکرم اور مدینہ منورہ کے مقدس مقامات کی زیارات
With Three Meeqat Badar With Jable Malayka From Masjid-e-Jaurana
مکہ ہوٹل: صرف 400 میٹر کے فاصلہ پر
مدینہ ہوٹل: صرف 200 میٹر کے فاصلہ پر
ہماری خدمات حیدرآباد سے جدہ اور جدہ سے حیدرآباد ڈائریکٹ فلائٹ سے ہوتی ہیں۔
Inclusions: Flight Ticket, Visa with Insurance, Buffet food, Local Ziyarat in Luxury Bus, Rawada Permit, Zam Zam 5Ltr, Laundry Unlimited, Umrah Kit
رابطہ کیجئے: طیبہ ٹورس حج اور عمرہ گروپ
فیس فنکشن ہال، مال ٹیکڑی روڈ، دیگلور ناکہ، ناندیڑ
خسرو ندیم
8551063786

پاکستان اور بنگلہ دیش کے خارجہ سیکریٹریز کا 15 سال بعد اجلاس

'دونوں ممالک کے تعلقات اب نئی سطح پر پہنچ جائیں گے'

رقیب حسنات

گذشتہ برس اگست میں بنگلہ دیش میں شیخ حسینہ واجد کی حکومت کے خاتمے کے بعد دونوں ممالک کے درمیان تعلقات کسی حد تک سلجھتے نظر آ رہے ہیں اور اس کو آگے بڑھانے کے لیے دونوں ممالک کے سیکریٹری خارجہ ڈھاکہ میں ملاقات کر رہے ہیں۔ پاکستان کی سیکریٹری خارجہ آمنہ بلوچ کی قیادت میں ایک وفد 'فارن آفس کنسلٹیشن' یا 'ایف او سی' کے عنوان سے ہونے والی اس ملاقات کے لیے ڈھاکہ پہنچ چکا ہے۔ توقع کی جا رہی ہے کہ جمعرات کو ایف او سی کے بعد آمنہ بلوچ پرنسپل ایڈوائزر پروفیسر محمد یونس اور خارجہ امور کے مشیر توحید حسین سے بھی ملاقات کریں گی۔ بنگلہ دیش میں وزارت خارجہ کے حکام کا کہنا ہے کہ تقریباً 15 سال بعد دونوں ممالک کے درمیان خارجہ سیکریٹریز کی سطح کا اجلاس ہو رہا ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ اس ملاقات میں کسی مخصوص ایجنڈے کے بجائے دونوں ممالک کے درمیان پائے جانے والے 'تمام مسائل' اٹھائے جائیں گے۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ خارجہ سیکریٹریوں کی ملاقات سے دونوں ممالک کے درمیان سفارتی تعلقات کو 'معمول پر لانے' میں مدد ملے گی۔ بنگلہ دیشی حکام کا کہنا ہے کہ اس ملاقات کے بعد ممکنہ طور پر پاکستان کے نائب وزیر اعظم اور وزیر خارجہ اسحاق ڈار بھی رواں ماہ ڈھاکہ کا دورہ کریں گے۔ ان کا کہنا ہے کہ دونوں ممالک کی وزارت خارجہ اس معاملے پر کام کر رہی ہے۔ 2012 کے بعد یہ کسی پاکستانی وزیر خارجہ کا بنگلہ دیش کا پہلا دورہ ہوگا۔ پاکستان میں بنگلہ دیش کے ہائی کمشنر محمد اقبال حسین خان، جو اس وقت سیکرٹری خارجہ اجلاس میں شرکت کے لیے ڈھاکہ میں موجود ہیں، نے بنگلہ دیش کی سرکاری خبر رساں ایجنسی بی ایس ایس کو بتایا کہ اسلام آباد ڈھاکہ کے ساتھ تجارتی تعلقات بڑھانے میں خاص دلچسپی رکھتا ہے۔ بنگلہ دیش اور پاکستان کے درمیان خارجہ سیکرٹری کی سطح پر آخری ملاقات شیخ حسینہ کی حکومت کے پہلے دور میں 2010 میں ہوئی تھی۔ اس کے بعد دونوں ممالک کے درمیان سفارتی تعلقات میں بتدریج کمی دیکھنے میں آئی۔ پاکستان اور بنگلہ دیش کے درمیان تعلقات میں کشیدگی کی ایک بڑی وجہ 1971 کی جنگ ہے۔ 2013 میں بنگلہ دیش میں جماعتِ اسلامی کے رہنما عبدالقادر ملا کو سزائے موت دیے جانے پر پاکستان نے تشویش کا اظہار کرتے ہوئے پارلیمنٹ میں ایک قرارداد منظور کی تھی۔ بنگلہ دیش نے ڈھاکہ میں مقیم پاکستانی ہائی کمشنر کو طلب کر کے اس واقعے پر برہمی کا اظہار کیا۔ 2014 میں، بنگلہ دیش حکومت نے ڈھاکہ میں مقیم اس وقت کے قائم مقام پاکستانی ہائی کمشنر احمد حسین دایو کو بھی طلب کر کے پاکستانی وزیر داخلہ کے مقدمے کے حوالے سے دیے گئے بیان پر احتجاج کیا تھا۔ بالآخر 2020 میں اس وقت کے پاکستان کے وزیر اعظم عمران خان نے بنگلہ دیشی ہم منصب شیخ حسینہ کو ٹیلی فون کیا جس کے نتیجے میں کچھ برف ضرور پگھلی تاہم دونوں ممالک کے مابین تعلقات کو معمول پر لانے کے حوالے سے مزید پیش رفت نہیں ہوئی۔ 1971 میں بنگلہ دیش کے پاکستان سے الگ ہونے کے بعد سے دونوں ممالک کے درمیان بنگلہ دیش کی جانب سے پاکستان سے رسمی معافی کا مطالبہ، اثاثوں کی واپسی، اور بنگلہ دیش میں پھنسے ہوئے پاکستانیوں کی وطن واپسی جیسے معاملات کو لے کر کافی کشیدگی رہی ہے۔ تاہم، بظاہر اب ایسا لگتا ہے کہ جیسے دونوں ممالک ان مسائل کے بجائے تجارت اور دوطرفہ تعلقات میں خواہاں ہیں۔ اقبال حسین خان نے بی ایس ایس کو بتایا، 'اس طرح کے مسائل پوری دنیا میں دوطرفہ تعلقات میں پائے جاتے ہیں، لیکن انھیں موجودہ تعلقات یا اقتصادی تعاون میں رکاوٹ نہیں بننا چاہیے۔' عموماً سکریٹری خارجہ کی سطح کی ملاقاتیں ہمیشہ دوطرفہ سفارتی تعلقات میں خصوصی اہمیت کی حامل ہوتی ہیں کیونکہ وہ دونوں ممالک کے خارجہ امور میں اعلیٰ ترین انتظامی حکام ہوتے ہیں۔ سابق سفارت کار ہمایوں کبیر کا خیال ہے کہ 15 سال کے بعد بنگلہ دیش اور پاکستان کے درمیان اس قسم کی ملاقات سے دونوں ممالک کے درمیان سفارتی تعلقات میں ایک نئی جہت پیدا ہوگی۔ انھوں نے بی بی سی بنگلہ سے بات کرتے ہوئے کہا، 'اس ملاقات کا مقصد ایک مشترکہ نکتے پر پہنچنا ہے جو دونوں ممالک کے درمیان تعلقات کو معمول پر لانے کے لیے ضروری ہے۔' یاد رہے کہ گذشتہ برس ستمبر میں اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس کے موقع پر بنگلہ دیش کے چیف ایڈوائزر پروفیسر محمد یونس اور پاکستانی وزیر اعظم شہباز شریف کی ملاقات ہوئی تھی جس میں دونوں نے جنوبی ایشیائی علاقائی تنظیم (سارک) کے احیاء کے ذریعے علاقائی تعاون بڑھانے کے بارے میں بات کی۔ کئی تجزیہ کاروں کا خیال ہے کہ گذشتہ سال بنگلہ دیش کے سیاسی منظر نامے میں آنے والی تبدیلی کے بعد پاکستان بنگلہ دیش کو علاقائی سیاست میں اپنی طرف کرنے کی کوشش کر رہا ہے تاکہ انڈیا مخالف جذبات سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔ پاکستان کے پالیسی ساز بنگلہ دیش کی انڈیا کے ساتھ بڑھتی کشیدگی اور چین کے ساتھ بڑھتے تعلقات کا فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہا ہے۔ جہانگیر نگر یونیورسٹی سے تعلق رکھنے والے بین الاقوامی تعلقات کے تجزیہ کار صاحب انعام خان کا کہنا ہے کہ پاکستان کے ساتھ بنگلہ دیش کے مستقل اور موثر سفارتی تعلقات دونوں ممالک کے استحکام، سلامتی اور علاقائی مفادات کے لیے اہم ہیں۔ انھوں نے بی بی سی بنگلہ کو بتایا، 'میرے خیال میں دونوں ممالک کے درمیان تعلقات اب ایک نئی سطح پر پہنچ جائیں گے۔ پاکستان تجارت، علاقائی رابطے اور سارک کے معاملات میں کردار ادا کرنے کا خواہشمند ہے۔ دوسری جانب بنگلہ دیش پاکستان کے ذریعے ایران، مشرق وسطیٰ اور وسطی ایشیائی ممالک تک رسائی حاصل کرنے میں دلچسپی رکھتا ہے۔' گذشتہ برس اگست سے پاکستان کی جانب سے بنگلہ دیش کو کپاس سمیت کچھ مصنوعات کی برآمدات میں اضافے کے امکانات کے بارے میں بات کر رہا ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان براہ راست کارگو کی ترسیل شروع ہو چکی ہے۔ صاحب انعام خان کا کہنا ہے کہ حکومت ان ممالک کے ساتھ تعلقات کو ترجیح دے رہی ہے جو بنگلہ دیش کی معیشت کے لیے مددگار ثابت ہو سکتے ہیں اور اس حوالے سے پاکستان اور بنگلہ دیش کے درمیان تجارتی تعلقات سے دونوں ممالک کو فائدہ ہوگا۔ تجزیہ کاروں کا خیال ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان تعلقات میں پائی جانے والی 'سرد مہری' کے باعث گذشتہ 15 سالوں سے تجارت، مواصلات اور دیگر شعبوں میں زیادہ پیش رفت نہیں ہو سکی۔ ان میں سے بعض کے مطابق اس ملاقات میں دونوں خارجہ سیکرٹریوں ایک متفقہ نکتہ تلاش کرنا ہے تاکہ تعلقات میں بہتری لائی جا سکے۔ ہمایوں کبیر کا کہنا ہے کہ بنگلہ دیش اور پاکستان ایک ہی خطے سے ہیں اور دونوں ہی سارک کے رکن ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان تجارت کو فروغ دینے کے امکانات موجود ہیں۔ اس کے علاوہ دونوں ممالک کے درمیان سیاحت کے شعبے میں بھی تعاون ممکن ہے۔ اس سے قبل گذشتہ دسمبر میں شیخ حسینہ کی حکومت کے خاتمے کے بعد بگڑتے ہوئے سفارتی تعلقات اور سیاسی کشیدگی کے تناظر میں بنگلہ دیش اور انڈیا کے خارجہ سیکرٹریوں کی ڈھاکہ میں ملاقات ہوئی تھی۔ دوسری جانب پاکستان کے اگست 2024 میں وزیر اعظم شہباز شریف نے شیخ حسینہ کی حکومت کے خاتمے کے بعد پروفیسر محمد یونس کو بنگلہ دیش کی عبوری حکومت کے سربراہ کا عہدہ سنبھالنے پر مبارکباد دی تھی۔ اس کے ایک ماہ بعد، ستمبر میں، اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس کے موقع پر دونوں رہنماؤں کی ملاقات ہوئی جس سے دونوں ممالک کے تعلقات میں سرد مہری کے کم ہونے کا اشارہ ملتا تھا۔ محمد یونس کے عبوری حکومت کے سربراہ بننے کے بعد سے ڈھاکہ اور اسلام آباد کے سفارت کار بھی زیادہ متحرک ہو گئے ہیں۔ اس کے بعد نومبر میں پاکستان کے ساحلی شہر کراچی سے ایک کنٹینر جہاز چٹا گانگ پورٹ پہنچا جس کے بعد سے تجارتی تعلقات کو مزید بڑھانے کا معاملہ مزید ابھرا ہے۔ پاکستان کی وزارت خارجہ کی ویب سائٹ پر فراہم کردہ معلومات کے مطابق، 2023 میں پاکستان نے تقریباً 650 ملین ڈالر کی مصنوعات بنگلہ دیش کو برآمد کیں۔ اس میں تقریباً 79 یارن، ٹیکسٹائل اور تیار چمڑے کی مصنوعات شامل تھیں۔ اس کے برعکس بنگلہ دیش کی پاکستان کو برآمدات کا کل حجم 60 ملین ڈالر سے کچھ زیادہ تھا۔ بنگلہ دیش بنیادی طور پر جوٹ، ادویات، ہائیڈروجن پر آکسائیڈ، چائے اور تیار ملبوسات برآمد کرتا ہے۔ تجزیہ کاروں کا خیال ہے کہ اگر تعلقات میں بہتری آتی ہے تو اس سے دونوں ممالک کے درمیان تجارت کئی گنا بڑھ سکتی ہے۔

برش کی ساخت، ٹوتھ پیسٹ کے اجزا اور مخصوص تکنیک: دانت صاف کرنے کا صحیح وقت اور طریقہ کیا ہے؟

دانتوں کو صحیح طریقے سے برش کرنے کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے نہ صرف آپ کے دانت اور مسوڑھے مضبوط ہوتے ہیں بلکہ طویل المیعاد بیماریوں کا خطرہ بھی کم ہو جاتا ہے۔ لیکن، ہم میں سے اکثر لوگ یہ کام غلط طریقے سے کرتے ہیں۔ کم از کم دانتوں کے ماہرین کا یہی کہنا ہے۔ اس مضمون میں جانیے کہ ماہرین کی رائے میں آپ اپنے دانتوں کو صحیح طریقے سے کیسے برش کر سکتے ہیں۔ سویڈن میں کی گئی ایک تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ دس میں سے صرف ایک شخص دانت صاف کرنے کی صحیح تکنیک استعمال کرتا ہے جبکہ برطانیہ میں ہیلتھ انشورنس کمپنی بوپا کی تحقیق کے نتائج بتاتے ہیں کہ تقریباً 50 فیصد لوگ یہ نہیں جانتے تھے کہ اپنے دانتوں کو صحیح طریقے سے برش کیسے کریں۔ برطانیہ کی برمنگھم یونیورسٹی میں دانتوں کی بحالی کے شعبے کی ایسوسی ایٹ پروفیسر اور ماہر جوزفین ہرشفیلڈ کا کہنا ہے کہ کوئی بھی شخص جسے اس کے دانتوں کے ڈاکٹر نے برش کرنے کا صحیح طریقہ نہیں سکھایا ہے، اس کے غلط طریقے سے برش کرنے کا امکان زیادہ ہوتا ہے۔ میرے تجربے میں، کسی بھی ملک میں، آبادی کا ایک بڑا حصہ ایسے لوگوں پر مشتمل ہوگا جو اپنے دانتوں کو صحیح طریقے سے برش کرنا نہیں جانتے ہوں گے۔ دیکھا جائے تو یہ حیرت کی بات نہیں ہے، کیونکہ جہاں اس بارے میں بہت سی معلومات دستیاب ہیں کہ آپ کو اپنے دانتوں کو کس طرح برش کرنا چاہیے وہیں ان میں سے بہت سی معلومات آپس میں مطابقت نہیں رکھتیں۔ برطانیہ میں اورل ہیلتھ فاؤنڈیشن کے چیف ایگزیکٹو نائجل کارٹر کا کہنا ہے کہ میرے خیال میں یہ چیز صارفین کے لیے بہت الجھن پیدا کرتی ہے اور یہ الجھن بازار میں دستیاب دانتوں کی مصنوعات کی وجہ سے مزید بڑھ گئی ہے۔ تو ہم میں سے اکثر کیا غلط کر رہے ہیں اور اپنے دانتوں کو صحیح طریقے سے برش کرنے کے لیے ہمیں اپنے روزمرہ کے معمولات میں کیا تبدیلیاں لانی چاہییں؟ دانت برش کرنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟ ہرشفیلڈ کا کہنا ہے کہ بہت سے مریض سوچتے ہیں کہ انھیں صرف اپنے دانتوں میں پھنسے ہوئے خوراک کے ذرات کو ہٹانے کی ضرورت ہے لیکن یہ صرف جزوی طور پر درست ہے۔ دانتوں سے بیکٹیریا کو ہٹانا زیادہ ضروری ہے۔ یہ بیکٹیریا اور دیگر خلوی جاندار ہر کسی کے منہ میں مسلسل بڑھتے رہتے ہیں اور ایک ایسی تہہ تشکیل دیتے ہیں جسے عام زبان میں پلاک بھی کہا جا سکتا ہے۔ یہ تہہ تقریباً 700 اقسام کے بیکٹیریا سے بنتی ہے۔ اس بارے میں جوزفین ہرشفیلڈ کا کہنا ہے کہ یہ گندگی کی تہہ کی صورت میں دانتوں پر چپک جاتے ہیں اور آسانی سے صاف نہیں ہوتے۔ انھیں ہاتھ سے صاف کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لیے ان (بیکٹیریا) کو دور کرنے کے لیے سب سے اہم جگہ دانت نہیں مسوڑھے ہیں۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں بیکٹیریا آسانی سے گھس جاتے ہیں۔ درحقیقت اپنے دانت صاف کریں کہنا ایک زیادہ اہم پیغام نہیں۔ یہ کہنا زیادہ درست ہے، اپنے مسوڑھوں کو برش کرنے کے بارے میں سوچیں، کیونکہ اس سے آپ کے دانت خود بخود صاف ہو جائیں گے۔ تو پھر اصل میں ایسا کرنے کا بہترین طریقہ کیا ہے؟

باس تکنیک

باس تکنیک کے لیے آپ کو برش کو 45 ڈگری کے زاویے پر دانتوں کے سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔ اس میں آپ برش کو آہستہ آہستہ مسوڑھوں کے آگے اور پیچھے چلائیں۔

سٹلمین تکنیک

سٹلمین تکنیک کچھ حد تک باس تکنیک سے ملتی جلتی ہے۔ لیکن ذہن میں رکھنے کی بات یہ ہے کہ برش کرتے وقت مسوڑھوں پر زیادہ دبا نہیں ہونا چاہیے۔ تاہم پروفیسر جوزفین ہرشفیلڈ کا کہنا ہے کہ برش کرتے ہوئے مسوڑھوں پر دبا 150-400 گرام کے درمیان ہونا چاہیے۔ تاہم، کتنا دبا درست ہے یہ ابھی بحث کا موضوع ہے۔ درحقیقت بہت زیادہ دبا کے ساتھ برش کرنے سے بھی مسوڑھوں کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ ایسا کرنے سے، خاص طور پر مضبوط برسلز والے برش کے ساتھ، مسوڑھوں کو چوٹ پہنچ سکتی ہے۔ ضرورت سے زیادہ دبا کے ساتھ برش کرنے سے نرم بافتوں کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ ایسی صورت حال میں مسوڑھوں میں شگاف پڑ سکتا ہے جس کے ذریعے بیکٹیریا خون میں داخل ہو سکتے ہیں۔ ایسے افراد جو غیر برقی برش استعمال کرتے ہیں الیکٹرک ٹوتھ برش استعمال کرنے والے افراد کے مقابلے میں زیادہ زور سے برش کرتے ہیں جبکہ الیکٹرک برش میں اکثر یہ سینسر موجود ہوتا ہے جو زیادہ دبا کی صورت میں برش کرنے والے فرد کو مطلع کر دیتا ہے۔ فونز تکنیکیہ طریقہ بچوں اور جسمانی طور پر معذور افراد کے لیے ہے۔ اس میں آپ برش کو 90 ڈگری کے زاویے پر رکھتے ہیں اور اسے دائرے میں دانتوں اور مسوڑھوں پر گھماتے ہیں۔

دانت کتنی دیر تک صاف کرنے چاہییں

امریکن ڈینٹل ایسوسی ایشن، این ایچ ایس، انڈین ڈینٹل ایسوسی ایشن، آسٹریلین ڈینٹل ایسوسی ایشن اور کئی دیگر قومی صحت کی تنظیمیں دن میں دو بار برش کرنے کی تجویز کرتی ہیں اور کہتی ہیں کہ اس کا دورانیہ دو منٹ تک ہونا چاہیے۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ صرف 25 فیصد لوگ اپنے دانت صحیح وقت، صحیح دبا اور صحیح طریقے سے برش کرتے ہیں اور ہم میں سے اکثر یہ اندازہ لگانے میں بہت برے ہیں کہ اس وقت کو کیسے استعمال کیا جائے۔ اچھی خبر یہ ہے کہ اس کے کئی آسان حل ہیں۔ جیسے آپ کے فون پر ایپ یا ٹائمر والے برقی ٹوتھ برش۔ دو منٹ کی مدت کے بارے میں خیال ہے کہ اس دورانیے میں منہ میں موجود تمام دانتوں اور مسوڑھوں تک با آسانی پہنچا جا سکتا ہے لیکن ایسے لوگ جن کے مسوڑھے خراب ہوں انھیں ایسا کرنے میں زیادہ وقت بھی لگ سکتا ہے۔ ہرشفیلڈ کہتی ہیں اہم بات یہ ہے کہ اپنے تمام دانتوں کو اچھی طرح صاف کریں، بشمول وہ جگہیں جہاں برش آسانی سے نہیں پہنچ سکتا۔ اس میں آسانی سے دو منٹ سے زیادہ وقت لگ سکتا ہے۔ ان کے مطابق برش کرنے کا صحیح وقت آپ کی انفرادی صورتحال پر منحصر ہے۔ اس کی کوئی مخصوص تعریف نہیں کی گئی ہے اور یہ ہو بھی نہیں سکتی، کیونکہ ہر شخص کے دانتوں اور منہ کی حالت مختلف ہوتی ہے۔

دن میں کتنی مرتبہ برش کریں؟

امریکہ، برطانیہ اور آسٹریلیا جیسے ممالک میں ماہرین دن میں دو بار صبح اور رات کو مناسب طریقے سے برش کرنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ جبکہ انڈین ڈینٹل ایسوسی ایشن دن میں تین بار برش کرنے کا مشورہ دیتی ہے جو آپ کے لیے فائدہ مند ہو سکتا ہے۔ یہ تیسرا موقع دوپہر کے کھانے کے بعد کا ہے۔ جن لوگوں کو منہ کی صحت سے متعلق کوئی بڑا مسئلہ درپیش نہیں ہے اگر وہ ان ہدایات سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں تو کچھ زیادہ فائدہ حاصل نہیں کر پائیں گے۔ کھانے سے پہلے برش کریں یا بعد میں؟ ناشتے سے قبل دانت صاف کرنا بہتر ہے یا بعد میں؟ اس حوالے سے ٹوتھ پیسٹ بنانے والے اداروں سے لے کر دانتوں کے ہسپتالوں تک بہت سے لوگوں کا ماننا ہے کہ ناشتے کے بعد نہیں بلکہ ناشتے سے پہلے برش کرنا فائدہ مند ہے تاہم یہ بھی ایک بحث کا موضوع ہے۔ چاہے آپ ناشتے کے بعد برش کریں یا اس سے پہلے اس کا انحصار اس بات پر ہے کہ آپ کب اور کیا کھاتے ہیں۔ ناشتے کے بعد برش کرنے کا سب سے بڑا نقصان یہ ہو سکتا ہے کہ آپ کو کھانے اور برش کرنے کے درمیان وقفہ رکھنا پڑتا ہے۔ امریکن ڈینٹل ایسوسی ایشن کھانے کے بعد برش کرنے کے درمیان 60 منٹ کا وقفہ رکھنے کی تجویز کرتی ہے۔ اس بارے میں ہرشفیلڈ بتاتی ہیں کہ کھانے میں موجود تیزاب کچھ عرصے کے لیے دانتوں کی اوپری تہہ کو کمزور کر دیتے ہیں۔ اس دوران دانتوں میں کیلشیم اور فاسفیٹ کی مقدار کم ہو جاتی ہے تاہم، کچھ عرصے بعد، لعاب میں موجود معدنیات ان کی جگہ لے لیتے ہیں۔ ناشتے سے قبل یا بعد میں دانت صاف کرنے سے زیادہ اہم چیز ہے کہ آپ سونے سے قبل جو آخری کام کریں وہ دانت برش کرنا ہو۔ نائجل کارٹر کہتے ہیں، آپ کا لعاب آپ کے دانتوں کے لیے ایک قدرتی حفاظتی نظام ہے۔ اس کا بہاؤ رات کو کم ہو جاتا ہے۔ اس لیے یہ ضروری ہے کہ آپ سونے سے پہلے اپنے دانتوں کو صحیح طریقے سے صاف کریں۔

کیسا ٹوتھ برش استعمال کیا جائے؟

بالغوں کے لیے، نیم سخت برش اچھے ہوتے ہیں اور ٹوتھ پیسٹ ایسا ہونا چاہیے جس میں چھوٹے کھرچنے والے ذرات نہ ہوں۔ پروفیسر ہرشفیلڈ کا کہنا ہے کہ ایک چھوٹا برش منہ کے اندر سے دانتوں کو اچھی طرح صاف کرنے میں موثر ہے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ آپ برش کے خراب ہونے سے پہلے اسے بدل دیں۔ جنوبی ایشیا، افریقہ اور مشرق وسطیٰ میں دانت صاف کرنے کے لیے مسواک جیسی قدرتی لکڑی بھی استعمال کی جاتی ہے اور یہ بھی دانتوں کو کیڑا لگنے یا ان میں سوراخ ہونے سے بچا میں کارآمد ثابت ہو سکتی ہے لیکن، اگر اس کا صحیح استعمال نہ کیا جائے تو یہ مسوڑھوں کو بھی نقصان پہنچا سکتی ہے۔ اگرچہ الیکٹرک برش دانتوں کی صفائی میں زیادہ مثر ہے لیکن یہ مہنگا بھی ہے۔ برقی برش میں تھرتھراہٹ کی وجہ سے زیادہ زور نہیں لگتا اور ان میں یہ آپشن بھی ہوتی ہے کہ اگر دانت صاف کرنے والا زیادہ زور لگائے تو وہ اسے اس بارے میں مطلع کریں۔

کس قسم کا ٹوتھ پیسٹ بہتر ہے؟

عام ٹوتھ پیسٹ کے پیکٹ کے عقبی حصے میں اس میں استعمال ہونے والے اجزا کی ایک لمبی فہرست ہوتی ہے۔ اس میں ایک عنصر پر زیادہ سے زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ وہ فلورائیڈ ہے۔ دانتوں کا اینمل اگرچہ انسانی جسم کا سب سے سخت ٹشو ہے یہ تیزاب میں با آسانی گھل جاتا ہے۔ فلورائیڈ اس اینمل کو ایسی شکل دے دیتا ہے جو تیزاب کا بہتر مقابلہ کر سکتا ہے۔ اسی لیے دانت برش کرنے کے بعد پانی سے کلی کرنے کی بجائے ٹوتھ پیسٹ کو تھوک دینے کا مشورہ دیا جاتا ہے تاکہ فلورائیڈ زیادہ دیر تک دانتوں پر لگا رہ سکے۔ پروفیسر ہرشفیلڈ کے مطابق جب سے ٹوتھ پیسٹ میں فلورائیڈ کا استعمال کیا گیا ہے، دانت خراب ہونے کے واقعات میں کمی آئی ہے اور ایسا ہر اس جگہ ہوا ہے جہاں فلورائیڈ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ تاہم، کچھ اجزا کو احتیاط کے ساتھ استعمال کیا جانا چاہیے جیسے کہ چارکول یا لکڑی کے کوئلے سے بنی ٹوتھ پیسٹ کی اینٹی بیکٹیریل، اینٹی فنگل اور اینٹی وائرل خصوصیات سے متعلق دعووں کی تصدیق نہیں کی جا سکتی۔ اس بات کے بہت کم ثبوت ہیں کہ کوئلہ دانتوں کو سفید کرتا ہے بلکہ اس سے دانتوں کے بھرنے اور دیگر مسائل کا خطرہ بڑھ سکتا ہے۔ بیکنگ سوڈا سے بنے ٹوتھ پیسٹ اس کے مقابلے میں بہتر طور پر پلاک کو ہٹانے کے معاملے میں کارگر پائے گئے ہیں اور وہ مسوڑھوں کی سوزش کی وجہ سے خون بہنے کے مرض کو بھی قدرے کم کر سکتے ہیں۔

کے ٹو 18 بی: کائنات کا وہ دُور دراز سیارہ جہاں 'زندگی کے آثار' موجود ہیں

پالب گھوش

سائنس دانوں کو ایسے شواہد ملے ہیں کہ کسی دوسرے ستارے کے گرد چکر لگانے والے ایک دور دراز سیارے پر زندگی کے آثار ہو سکتے ہیں۔ کیمبرج کی ایک ٹیم نے کے ٹو 18 بی نامی سیارے کی فضا کا مطالعہ کرتے ہوئے ایسے مالیکیولز کی موجودگی کا سراغ لگایا ہے جو زمین پر سادہ جانداروں سے پیدا ہوتے ہیں۔ ناسا کی جیمز ویب سپیس ٹیلی سکوپ کے ذریعے سیارے کی فضا میں زندگی سے وابستہ یہ دوسرا اور زیادہ امید افزا کیمیکل ہے۔ لیکن ٹیم اور آزاد ماہرین فلکیات اس بات پر زور دیتے ہیں کہ ان نتائج کی تصدیق کے لیے مزید اعداد و شمار کی ضرورت ہے۔ اس تحقیق کے سربراہ پروفیسر نکو مدھوسودھن نے کیمبرج یونیورسٹی کے انسٹی ٹیوٹ آف ایسٹرونومی میں اپنی لیب میں بتایا کہ انھیں امید ہے کہ جلد ہی ٹھوس شواہد مل جائیں گے۔ یہ سب سے ٹھوس ثبوت ہے لیکن ممکنہ طور پر وہاں زندگی موجود ہے۔ میں حقیقت میں کہہ سکتا ہوں کہ ہم ایک سے دو سال کے اندر اس سگنل کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ کے ٹو- 18 بی زمین کے سائز سے ڈھائی گنا بڑا ہے اور ہم سے سات سو ٹریلین میل دور ہے۔ کیمبرج گروپ نے دریافت کیا ہے کہ ایسا لگتا ہے کہ فضا میں کم از کم دو مالیکیولز میں سے ایک میں ایسے کیمیائی مرکب موجود ہیں جو زندگی سے وابستہ ہیں یعنی ڈیمیتھائل سلفائیڈ (ڈی ایم ایس) اور ڈیمیتھائل ڈائی سلفائڈ (ڈی ایم ڈی ایس)۔ زمین پر یہ گیسیں سمندری فائٹوپلانکٹن اور بیکٹیریا سے پیدا ہوتی ہیں۔ پروفیسر مدھوسودھن حیران ہیں کہ صرف ایک مشاہدے کے دورانیے میں بظاہر اتنی گیس دکھائی دی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ 'ہمارا اندازہ ہے کہ فضا میں اس گیس کی مقدار زمین کے مقابلے میں ہزاروں گنا زیادہ ہے۔' انھوں نے بتایا کہ 'اس لیے اگر اس کا زندگی کے ساتھ تعلق حقیقی ہے تو یہ سیارہ زندگی سے بھرا ہوا ہوگا'۔ پروفیسر مدھوسودھن نے مزید کہا 'اگر ہم اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ کے ٹو 18 بی پر زندگی موجود ہے تو اس سے بنیادی طور پر اس بات کی تصدیق ہونی چاہیے کہ کہکشاں میں زندگی بہت عام ہے۔' اس مرحلے پر بہت سارے 'اگر' اور 'مگر' ہیں، جیسا کہ پروفیسر مدھوسودھن کی ٹیم آزادانہ طور پر تسلیم کرتی ہے۔ سب سے پہلے، یہ تازہ ترین معلومات کسی دریافت کا دعویٰ کرنے کے لیے ضروری معیار کے مطابق نہیں ہے۔ اس کے لیے محققین کو تقریباً 99.99999٪ یقین کی ضرورت ہے کہ ان کے نتائج درست ہیں اور یہ اتفاقیہ ریڈنگ نہیں۔ سائنسی اصطلاح میں یہ پانچ سگما کا نتیجہ ہے۔ یہ تازہ ترین نتائج صرف تین سگما، 99.7٪ ہیں۔ جو لگتا تو بہت زیادہ ہے لیکن یہ سائنسی برادری کو قائل کرنے کے لیے کافی نہیں ہے لیکن یہ 18 ماہ قبل ٹیم کو حاصل ہونے والے 68 فیصد نتائج سے کہیں زیادہ ہے، جسے اس وقت بہت شکوک وشبہات کے ساتھ دیکھا گیا تھا۔ ایڈنبرا یونیورسٹی کی پروفیسر کیتھرین ہیمنز اور سکاٹ لینڈ کے ماہر فلکیات رائل کے مطابق اگر کیمبرج کی ٹیم فائیو سگما کا نتیجہ بھی حاصل کر لیتی ہے تو یہ اس بات کا حتمی ثبوت نہیں ہوگا کہ سیارے پر زندگی موجود ہے۔ انھوں نے بی بی سی نیوز کو بتایا کہ 'اس یقین کے باوجود یہ سوال اب بھی موجود ہے کہ اس گیس کی اصل وجہ کیا ہے۔' 'زمین پر یہ سمندر میں موجود جراثیموں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے لیکن کامل اعداد و شمار کے باوجود ہم یقین سے نہیں کہہ سکتے ہیں کہ یہ ایک اجنبی دنیا پر حیاتیاتی آغاز ہے کیونکہ کائنات میں بہت ساری عجیب وغریب چیزیں ہوتی ہیں اور ہم نہیں جانتے کہ اس سیارے پر دیگر کیا ارضیاتی سرگرمی ہو سکتی ہے جو مالیکیولز پیدا کر سکتی ہے۔' یہ وہ نقطہ نظر ہے جس سے کیمبرج کی ٹیم متفق ہے۔ وہ دوسرے گروپوں کے ساتھ کام کر رہے ہیں تاکہ یہ دیکھا جا سکے کہ آیا ڈی ایم ایس اور ڈی ایم ڈی ایس کو لیبارٹری میں تیار کیا جا سکتا ہے۔ دیگر تحقیقی گروپوں نے کے ٹو- 18 بی سے حاصل کردہ اعداد و شمار کے لیے متبادل وضاحتیں پیش کی ہیں۔ نہ صرف اس بارے میں ایک ٹھوس سائنسی بحث جاری ہے کہ آیا ڈی ایم ایس اور ڈی ایم ڈی ایس موجود ہیں بلکہ سیارے کی ساخت کے حوالے سے بھی بات ہو رہی ہے۔ بہت سے محققین کا اندازہ ہے کہ سیارے پر ایک وسیع مائع سمندر ہے اور اس کی وجہ کے ٹو- 18 بی کی فضا میں گیس امونیا کی عدم موجودگی ہے۔ ایک نظریہ یہ ہے کہ نیچے موجود پانی کا بڑا حجم امونیا کو جذب کر لیتا ہے۔ کیمبرج یونیورسٹی کے پروفیسر اولیور شارٹل کے مطابق اس کی وضاحت پگھلی ہوئی چٹان کے سمندر سے بھی کی جا سکتی ہے، جو زندگی کے ممکنہ وجود کو روک سکتا ہے۔ 'دوسرے ستاروں کے گرد گردش کرنے والے سیاروں کے بارے میں ہم جو کچھ بھی جانتے ہیں وہ روشنی کی چھوٹی مقدار سے آتا ہے جو ان کی فضا کی جھلک دکھاتی ہے۔ لہٰذا یہ ایک ناقابل یقین حد تک کمزور سگنل ہے جسے ہمیں نہ صرف زندگی کی علامات کے لیے بلکہ ہر چیز کے لیے پڑھنا پڑ رہا ہے۔' ان کا کہنا تھا کہ 'کے ٹو 18 بی کے حوالے سے سائنسی بحث اب بھی سیارے کی ساخت کے بارے میں ہے۔' ناسا کے ایمس ریسرچ سینٹر کے ڈاکٹر نکولس ووگان نے اعداد و شمار کی ایک اور تشریح کی ہے۔ انھوں نے تحقیق شائع کی جس میں بتایا گیا کہ کے ٹو 18 بی ایک منی گیس جائنٹ ہے جس کی کوئی سطح نہیں ہے۔ پروفیسر مدھوسودھن اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ اگر انھیں سائنس کے سب سے بڑے سوالوں میں سے ایک کا جواب دینا ہے تو ابھی بھی ایک سائنسی پہاڑ پر چڑھنا باقی ہے۔ لیکن ان کا ماننا ہے کہ وہ اور ان کی ٹیم صحیح راستے پر ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ 'آج سے کئی دہائیوں بعد ہم پیچھے مڑ کر اس وقت کا جائزہ لیں گے جب زندہ کائنات وجود میں آئی تھی۔' ان کا کہنا تھا کہ 'یہ ایک اہم نقطہ ہو سکتا ہے، جہاں اچانک یہ بنیادی سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا ہم کائنات میں اکیلے ہیں یا نہیں۔' یہ تحقیق دی ایسٹروفزیکل جرنل لیٹرز میں شائع ہوئی ہے۔

۲۱ویں صدی کی انسانی آبادی کیلئے ایک سلگتا مسئلہ، پانی کی فراہمی

عارف عزیز

عالمی بینک کی ایک رپورٹ میں اس کے عالمی کمیشن برائے آبی وسائل کے سربراہ ڈاکٹر اسماعیل سراج الدین نے کئی سال قبل جو کہا تھا وہ اب حقیقت میں تبدیل ہو رہا ہے ان کا خیال تھا کہ ''۲۰ویں صدی میں کئی جنگیں تیل کے لئے لڑی گئیں لیکن ۲۱ویں صدی میں یہ جنگیں پانی کو لیکر لڑی جائیں گی'' اور اس کے لئے حالات بھی پیدا ہو رہے ہیں، فی الحال یہ جنگیں انفرادی اور علاقائی نوعیت کی ہیں لیکن جلد ہی ان کا دائرہ وسعت اختیار کر سکتا ہے۔ یہ اس کرۂ ارض میں ہو رہا ہے جس کے دوتہائی حصہ میں آج بھی کھارا پانی بھرا ہوا ہے اور صرف ایک تہائی حصہ زمین پر مشتمل ہے اور اس میں پہاڑ ہیں، جنگل ہیں، کھیت ہیں اور آبادی پھیلی ہوئی ہے، اس آبادی کے بڑے حصہ کو پینے کا صاف پانی میسر نہیں ہے، اسی لئے وہ مسموم پانی استعمال کر کے مختلف بیماریوں کا شکار بن رہا ہے۔ دوسری طرف دنیا کی آبادی چھ ارب انسانی نفوس کے ایک بڑے عدد کو پار کر چکی ہے آبادی کے اس روز افزوں پھیلاؤں کے لئے پانی کی ضرورت بھی بڑھ رہی ہے جتنی برق رفتاری سے ترقیاتی منصوبوں پر کام ہو رہا ہے اتنی ہی تیزی سے پانی کے وسائل ساتھ چھوڑ رہے ہیں، کل کارخانے بڑھ رہے ہیں، زراعت کے طور طریقوں میں تبدیلی آ رہی ہے، اسی کے ساتھ ترقیات کے نام پر اندھا دھند جنگل کاٹے جا رہے ہیں جس سے موسم کا نظام درہم برہم ہو رہا ہے، بے موسم برسات، سردی میں گرمی اور گرمی میں سردی اسی کا نتیجہ ہے۔ ماہرین کا دعویٰ ہے کہ فضا میں نقصان دہ گیس کی مقدار بڑھ رہی ہے اور اس کا اثر زمین کے درجۂ حرارت میں اضافہ کی صورت میں سامنے آ رہا ہے، ایک طرف مانسون میں غیر یقینی پیدا ہوئی ہے تو دوسری طرف اس کی وجہ سے سمندر کی سطح بڑھ کر نئے خطرات کی نشاندہی کر رہی ہے۔ آبی وسائل کے ماہر سائنس داں، انسانیت کو درپیش پانی کے اس مسئلہ کے خطرناک پہلوؤں کو محسوس کرتے ہوئے اس کے انسداد پر توجہ دے رہے ہیں، پانی قدرت کی انمول دولت ہے اس لئے رشیوں اور منیوں نے اسے زندگی قرار دیا ہے۔ سبھی مذاہب نے پانی کی اہمیت کو تسلیم کر کے اسے فضول بہانے سے منع کیا ہے عالمی ادارے اقوام متحدہ نے ۲۲ مارچ کے دن کو 'یوم آب'' قرار دیتے ہوئے پانی کے بحران کا مقابلہ ٹائم بم سے کیا ہے، اس کے خیال میں آج دنیا کی پچاس فیصد آبادی پانی کی قلت سے دوچار ہے اور ایسے مکانوں میں سر چھپانے کے لئے مجبور ہے جہاں نہ پینے کے پانی کا مناسب انتظام ہے، نہ ہی صاف پانی کی سربراہی کا کوئی نظم ہے، عالمی بینک کی رپورٹ کے مطابق دنیا کے ۸۰ ممالک پانی کی قلت سے پریشان ہیں جن سے ان کی زراعت ہی نہیں شہریوں کی صحت کو بھی خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ اس رپورٹ میں یہ بھی نشاندہی کی گئی ہے کہ دنیا میں کوئی ایک ارب ۴۰ کروڑ انسان پینے کے لائق پانی اور کوئی ۲ ارب ۳۰ کروڑ نفوس پاکی اور صفائی بھر پانی سے محروم ہیں، دنیا میں ہر سال ۷۵ لاکھ افراد آلودہ پانی کے استعمال سے ہلاک ہو جاتے ہیں، فی الوقت دنیا کے ۲۹ ملکوں میں تقریباً ۴۵ کروڑ انسان پانی کی شدید کمی سے جوجھ رہے ہیں اور اس صدی کے ۵۰ سال بعد ۲ ارب ۵۰ کروڑ لوگوں کو پانی کی سخت قلت کا شکار ہونا پڑے گا۔ عالمی غذائی اور زرعی تنظیم کا تجزیہ ہے کہ ہر ۲۱ برسوں کے بعد دنیا میں پانی کی طلب دوگنا بڑھ جاتی ہے لیکن آبی وسائل میں اضافہ نہیں ہوتا، اعداد و شمار کے مطابق دنیا کی آبادی جہاں ۲۲ فیصد بڑھی ہے وہیں آب رسانی میں صرف ۷ فیصد اضافہ درج ہوا ہے۔ دنیا کی آبادی میں اس اضافے اور پانی کے وسائل میں کمی کا ہی نتیجہ ہے کہ آج پانی کے باعث مختلف ملکوں کے تعلقات میں کشیدگی پیدا ہو رہی ہے، یہی نہیں ملک اور ریاست کا رشتہ، ریاست اور شہر کا تعلق، شہر اور محلوں کا ربط وضبط یہاں تک کہ پانی کی وجہ سے پڑوسیوں، عزیزوں اور ملنے جلنے والوں کے تعلقات بھی بگڑتے جا رہے ہیں، کچھ عرصہ پہلے ترکی اور شام ہمسایہ ممالک میں پانی کے مسئلہ کو لیکر جنگ ہوتے ہوتے رہ گئی، دوسری طرف مصر نے ایتھوپیا کو واضح الفاظ میں تنبیہ کر دی تھی کہ اگر اس نے دریائے نیل سے مزید پانی لیا تو اس کے خطرناک نتائج کا وہی ذمہ دار ہوگا۔ جنوبی ایشیا کے ممالک میں پانی کے تعلق سے جنگ کا فوری اندیشہ تو نہیں لیکن یہاں بھی پڑوسی ملکوں کے درمیان پانی کا تنازعہ موجود ہے، جہاں نیپال کی طرف سے کوہ ہمالیہ کے جنگلات کے کٹاؤ کی وجہ سے ہندوستانی دریاؤں میں پانی کی کمی واقع ہو رہی ہے وہیں نیپال کو ہندوستان سے مہا کالی دریا کے تعلق سے شکایت ہے، ہندوستان سے بہنے والے دریا پاکستان اور بنگلہ دیش کی سمت بھی جاتے ہیں اور یہ دونوں ممالک ہندوستان پر ان دریاؤں کے پانی کے نامناسب استعمال کا الزام عائد کرتے رہے ہیں اور ہندوستان کے بعض ترقیاتی منصوبوں پر انہیں شدید اعتراض ہے، واضح رہے کہ دنیا کی ۴۰ فیصد آبادی پانی کے لئے ۲۵۰ دریاؤں کے پانی پر انحصار کرتی ہے اور یہ دریا ایک سے زیادہ ممالک میں بہتے ہیں۔ عالمی آبی کمیشن نے بالکل صحیح کہا ہے کہ اگر ۲۱ویں صدی کی انسانی آبادی کے ہر ایک فرد کو پانی دستیاب کرانا ہے تو اس پر خصوصی توجہ دینا ہوگی اس کے لئے منصوبہ بندی اور اس سیکٹر میں مناسب سرمایہ کاری ضروری ہے جس کے بغیر آبی وسائل بڑھانے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا اور دنیا کی انسانی آبادی کی سب سے اہم ضرورت یعنی پانی کی قلت دن بدن بڑھتی جائے گی۔

غزہ میں ادویات کی شدید قلت سنگین خطرہ ہے: اونروا

نیویارک: 17 اپریل: اقوام متحدہ کی ریلیف اینڈ ورکس ایجنسی برائے فلسطینی پناہ گزین (یو این آر ڈبلیو اے) نے کہا ہے کہ غزہ کی پٹی میں ادویات اور طبی سامان کی شدید قلت مریضوں کی زندگیوں کے لیے سنگین خطرہ ہے۔ یو این آر ڈبلیو اے نے بدھ کے روز ایک بیان میں کہا کہ غزہ میں صحت کی دیکھ بھال کا پورا نظام جارحیت کے آغاز سے ہی حملوں کی زد میں ہے۔ اس نے غزہ پر قابض اسرائیلی فوج کی طرف سے مسلط کردہ ظالمانہ ناکہ بندی کو ختم کرنے اور جنگ بندی کی تجدید کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ 'ہم جو کر سکتے ہیں وہ کر رہے ہیں لیکن ادویات، دردکش ادویات اور دیگر ضروری طبی سامان کی شدید قلت ہمارے مریضوں کی زندگیوں کے لیے سنگین خطرہ ہے۔

غزل

دل میں اور تو کیا رکھا ہے
تیرا درد چھپا رکھا ہے

اتنے دکھوں کی تیز ہوا میں
دل کا دیپ جلا رکھا ہے

دھوپ سے چہروں نے دنیا میں
کیا اندھیر مچا رکھا ہے

اس نگری کے کچھ لوگوں نے
دکھ کا نام دوا رکھا ہے

وعدۂ یار کی بات نہ چھیڑو
یہ دھوکا بھی کھا رکھا ہے

بھول بھی جاؤ بیتی باتیں
ان باتوں میں کیا رکھا ہے

چپ چپ کیوں رہتے ہو ناصرؔ
یہ کیا روگ لگا رکھا ہے

ناصر کاظمی

سورۃ العنکبوت: ایک مختصر تعارف

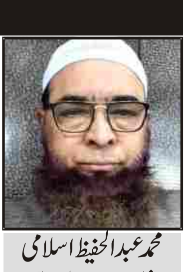

محمد عبدالحفیظ اسلامی
خطیب مسجد صالحہ تانڈہ و سینئر کالم نگار حیدرآباد
فون: 9849099228

اس کی سورۃ میں 7 رکوع اور 69 آیات آتے ہیں، اس کا نام "العنکبوت" اس کی آیت کریمہ (41) مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ سے ماخوذ ہے۔ حسن، عکرمہ، عطا اور جابر بن زید رحمہم اللہ کے نزدیک یہ ساری سورہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ اس کی آیت 56 تا 60 سے یہ بات صاف طور پر مترشح ہوتی ہے کہ ہجرت حبشہ سے کچھ پہلے نازل ہوئی ہے۔ اگر ہم اس سورت پر غور و فکر اور پوری توجہ سے مطالعہ کرتے ہیں تو یقیناً ہمیں احساس ہو جائے گا کہ اس کے نزول کے وقت مسلمانوں پر بڑے شدید مصائب کا دور دورہ تھا۔ ایک طرف کفار کی مخالفت پوری شباب پر تھی تو دوسری جانب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والے ایمانداروں پر کفار کی طرف سے ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے جا رہے تھے۔ اس سورت میں جہاں پر صادق الایمان لوگوں کی ہمت بڑھانے اور ان کے اندر عزم اور استقامت پیدا کرنے کیلئے فرمان حق تعالیٰ ہوا ہیں وہاں پر ان لوگوں کی تربیت کا سامان کر دیا گیا جو اپنے اندر کمزوریاں رکھتے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ کفار مکہ کو بھی سخت طریقہ سے آگاہ کر دیا گیا کہ وہ اپنے اس انجام کو دیکھ لیں جو ان سے پہلے حق کا طریقہ اختیار کرنے والے ہر زمانے کے لوگ دیکھتے رہے ہیں۔

ایک خاص بات جو اس سورت میں ہمیں ملتی ہے وہ یہ کہ جو نوجوان، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دست حق پرست پر ایمان لا چکے تھے، ان کے سامنے کچھ سوالات آرہے تھے، جسکا جواب اس سورۃ کی آیت کریمہ 8 میں دیا گیا۔ یعنی جو لوگ مسلمان ہو چکے تھے ان کے مشرک والدین کی طرف سے ان پر یہ زور ڈالا جا رہا تھا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ساتھ چھوڑ دو۔ (دین حق سے کنارہ کش ہو جاؤ) اور ہمارے ہی دین پر قائم رہو۔ یہ امر بھی غور طلب ہے کہ مشرک والدین کی طرف سے قرآن ہی کا حوالہ دے کر یہ کہا جاتا تھا کہ دیکھو قرآن میں بھی تو یہ لکھا ہے کہ والدین کی نافرمانی نہ کرنا حقوق میں والدین کا حق سب سے زیادہ ہے۔ اگر تم ہماری بات کو نہ مان کر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ساتھ دیتے رہو گے تو تم اپنے ایمان کے خلاف کر رہے ہو۔ اس کا بھرپور جواب آیت کریمہ 8 میں دیا کہ...... "ہم نے انسان کو ہدایت کی ہے کہ اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرے لیکن اگر وہ تجھ پر زور ڈالیں کہ تو میرے ساتھ کسی ایسے (معبود) کو شریک ٹھہرائے جسے تو (میرے شریک کی حیثیت سے) نہیں جانتا تو ان کی اطاعت نہ کر"۔ (اس آیت کریمہ کے شان نزول کے سلسلہ میں) مسلم، ترمذی، احمد، ابوداؤد اور نسائی کی روایت ہے کہ یہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ وہ 18، 19 سال کے تھے جب اُنھوں نے اسلام قبول کیا۔ ان کی ماں حمنہ بنتِ سفیان بن اُمیہ (ابوسفیان کی بھتیجی) کو جب معلوم ہوا کہ بیٹا مسلمان ہو گیا ہے تو اس نے کہا جب تک تو محمد (ﷺ) کا انکار نہ کرے گا میں نہ کھاؤں گی نہ پیوں گی، نہ سائے میں بیٹھوں گی۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ اس پر سخت پریشان ہوئے (یہاں تک کہ اپنی ماں کی محبت میں انکا منہ کھولکر لقمہ کھلاتے بالآخر) حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر ماجرا عرض کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ کفار مکہ کو اپنے بے شمار خداؤں پر بڑا گھمنڈ تھا۔ وہ سمجھتے تھے کہ جب اتنے خدا ہماری پشت پناہی کرنے کیلئے موجود ہیں تو ہمیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ایک خدا سے ڈرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ مادی وسائل کی بھی ان کے ہاں کمی نہ تھی۔ وہ کعبہ کے متولی اور خدمت گار تھے سب قبائل ان کی دل سے عزت کرتے تھے اور کسی ہنگامی موقع پر انکے ادنیٰ اشارہ پر شمشیر بکف میدان میں آنے کیلئے تیار تھے۔ شجاعت و مردانگی اور جنگی مہارت میں بھی ان کا جواب نہ تھا۔ ان حالات کے پیش نظر انھیں اپنے مستقبل کے بارے میں کوئی تشویش نہ تھی وہ یہ سمجھتے تھے کہ ان کا قلعہ اتنا مستحکم اور محفوظ ہے کہ اس پر کوئی یلغار کارگر ثابت نہیں ہوسکتی۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہیں کہ اے حبیب! انکے یہ سارے آسرے انکے یہ سارے سہارے مکڑی کے جالے کی مانند ہیں اور تمام گھروں سے کمزور ترین گھر مکڑی کا گھر ہی ہے جو ایسے کمزور اور بودے گھر میں بستا ہو اور پھر قہر خداوندی کی بجلیوں کو دعوت دے رہا ہو۔ اس سے زیادہ احمق کوئی اور ہوسکتا ہے۔ (ضیاء القرآن از پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ)

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے اسکی دلنشیں تشریح یوں فرمائی کہ "اوپر جتنی قوموں کا ذکر کیا گیا ہے وہ سب شرک میں مبتلا تھیں اور اپنے معبودوں کے متعلق ان کا عقیدہ یہ تھا کہ یہ ہمارے حامی و مددگار اور سرپرست (Guardians) ہیں، ہماری قسمتیں بنانے اور بگاڑنے کی قدرت رکھتے ہیں، ان کی پوجا پاٹ کر کے اور انہیں (خوش کر کے) جب ہم ان کی سرپرستی حاصل کرلیں گے تو یہ ہمارے کام بنائیں گے اور ہم کو ہر طرح کی آفات سے محفوظ رکھیں گے۔ لیکن جیسا کہ اوپر کے تاریخی واقعات میں دکھایا گیا ہے، ان کے یہ تمام عقائد و اوہام اس وقت وہ بالکل بے بنیاد ثابت ہوتے ہوئے جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی بربادی کا فیصلہ کر دیا گیا۔ اس وقت کوئی دیوتا، کوئی اوتار، کوئی کارساز، کوئی روح اور کوئی جن یا فرشتہ، جو وہ پوجتے تھے، ان کی مدد کو نہ آیا اور اپنی باطل توقعات کی ناکامی پر کف افسوس ملتے ہوئے وہ سب پیوند خاک ہو گئے۔ ان واقعات کو بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ مشرکین کو متنبہ کرتا ہے کہ کائنات کی حقیقی مالک و فرمانروا کو چھوڑ کر بالکل بے اختیار بندوں اور سراسر خیالی معبودوں کے اعتماد پر توقعات کا گھروندا تم نے بنا رکھا ہے اس کی حقیقت مکڑی کے جالے سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔ جس طرح مکڑی کا جالا ایک انگلی کی چوٹ بھی برداشت نہیں کر سکتا اسی طرح تمہاری توقعات کا یہ گھروندا بھی خدائی تدبیر سے پہلا تصادم ہوتے ہی پاش پاش ہو کر رہ جائے گا۔ یہ محض جہالت کا کرشمہ ہے کہ تم اوہام کے اس چکر میں پڑے ہوئے ہو۔ حقیقت کا کچھ بھی علم تمہیں ہوتا تو تم ان بے بنیاد سہاروں پر اپنے نظام حیات کی تعمیر نہ کرتے۔ حقیقت بس یہ ہے کہ اختیارات کا مالک اس کائنات میں ایک رب العالمین کے سوا کوئی نہیں ہے اور اسی کا سہارا ہے جس پر اعتماد کیا جاسکتا ہے۔ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ۔ (البقرہ۔ آیت 256) جو طاغوت سے کفر کرے اور اللہ پر ایمان لائے اس نے وہ مضبوط سہارا تھام لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں ہے اور اللہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے"۔ (تفہیم القرآن سورہ عنکبوت) آیت 44 میں اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق کے بارے میں عمومی بات تو یہ بتائی کہ یہ سب یوں ہی نہیں بلکہ حق کے ساتھ پیدا کیا ہے یعنی عبث اور بے مقصد نہیں ہے، اسطرح مشرکین کو دعوت فکر دینے کے بعد آگے اہل ایمان کا ذکر ہوتا ہے جو توحید باری تعالیٰ کی نعمت سے سرفراز ہوئے ہیں یہ اسی واضح نشانی و دلیل نے انہیں راہ راست تک پہنچا دیا، لہٰذا اللہ تعالیٰ کی قدرت کو جانو اسکی نعمتوں کی قدر کرو اپنے خیر خواہ (نبی و رسول صلی اللہ علیہ وسلم) کی مخالفت چھوڑ کر ایک ہی مالک، اللہ تعالیٰ کو اپنا معبود بنالو اسکے سواء کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔! بندے مومن کے لیے ہر وقت جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے اس جانب بظاہر نبیؐ سے خطاب فرماتے ہوئے مسلمانوں کو متوجہ فرمایا گیا کہ اللہ نے جو کتاب بذریعہ وحی (اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر) اتاری ہے اسکی تلاوت کی جائے اور دوسرا حکم یہ دیا گیا کہ "واقم الصلوۃ"، نماز قائم کریں۔ یعنی تلاوت قرآن احکام الٰہی کو سمجھنے اور نصیحت لیتے رہنے کے لیے اشد ضروری اور نماز کی پابندی قرب الٰہی کے لیے لازمی قرار دیا چونکہ جب بندہ اللہ کا قرب حاصل کرنے نماز پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اسے تمام فحش اور برے کام سے بچنے کی توفیق عطا فرماتا ہے۔ الغرض ہر وقت یاد الٰہی سے اہل ایمان کی پوری زندگی ہدایت کی روشنی سے منور رہتی ہے۔ اس سور عنکبوت میں ہمیں یہ بات بھی ملتی ہے کہ، مشرکین مکہ انکار حق کرتے ہوئے معجزے، نشانیاں طلب کرتے ہیں حلانکہ انہیں اللہ کی کتاب پڑھ کر سنائی جا رہی ہے جو سراسر رحمت و نصیحت ہے ایمان لانے والوں کے لیے۔ اور حق قبول کرنے والوں کے لیے تو یہ بہت بڑا معجزہ ہی تو ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم امی ہو کر بھی کتاب اللہ کی تعلیم دے رہے ہیں جو یہ آپکی رسالت کی سچائی کی واضح شہادت اور دلیل ہے۔۔۔! اس سورت میں مسلمانوں کو ہدایت کی گئی کہ اگر ظلم و ستم ناقابل برداشت ہو جائے تو ایمان چھوڑنیکے بجائے اپنے گھر بار چھوڑ دو، بندگیٔ رب بجالانے، اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے خدا کی زمین بہت بڑی ہے لہٰذا جہاں بھی خدا کی بندگی کر سکتے ہو وہاں چلے جاؤ، سورت کے آخر میں اس حقیقت کی یاددہانی بھی کروائی گئی کہ ہر متنفس کو موت کا مزاہ چکھنا اور اپنے رب کی طرف پلٹ کر جانا ہے اب ہر آدمی یہ فیصلہ کر لے کہ وہ مر کر اپنے مالک کی طرف جائے گا تو اسکے پاس "جان پر قربان کیا ہوا ایمان" ہوگا یا "ایمان پر قربان کی ہوئی جان"؟ انسان کے اندرون کی آواز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر ان سے کائنات میں پائی جانے والی تمام چیزوں کے متعلق پوچھا جائے کہ یہ سب کس نے بنایا اور کون چلا رہا ہے یہ ساری چیزیں کس کے قبضہ میں رہ کر اپنا کام انجام دے رہی ہیں، رزق کا کشادہ کرنا اس میں تنگی کر دینا، آسمان سے پانی کا برسنا، مردہ پڑی زمین کا جی اٹھنا، وغیرہ ان ساری حقیقتوں کے بارے میں سوال کیا جائے تو انکی زبان پر ضرور یہی کلمہ ہوگا "اللہ" ان سب کا مالک اللہ ہی ہے تو حمد و تعریف کا مستحق بھی صرف وہی اللہ ہے۔ پھر تم کدھر سے دھوکہ کھا رہے ہو، مگر اکثر لوگ سمجھتے نہیں۔ ایک اہم بات یہ کہ مسلمانوں کو ایک تسکین اور ہمت افزائی کی انتہا فرمادی اور بتادیا گیا کہ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ط جو لوگ ہماری خاطر مجاہدہ کرینگے انھیں ہم اپنے راستے دکھائینگے۔ یعنی جو لوگ راہ حق پر چلتے ہوئے دنیا بھر میں اپنے لیے خطرات مول لیتے ہیں، انہیں اللہ تعالیٰ حالات کے رحم و کرم پر ہرگز نہیں چھوڑتا بلکہ ان مشکل حالات میں دستگیری و رہنمائی فرماتے رہتا ہے اور ہر موڑ و قدم قدم پر پشت پناہ بن کر نصرت و اعانت کا معاملہ فرماتا ہے، کیونکہ وہ اپنے نیکوکار بندوں کا بہت قدرداں ہے۔

محمد رضا قریشی کو آرکیٹیکٹ کا اعلیٰ اعزاز

اورنگ آباد: 17/اپریل (نامہ نگار): انڈین اسوسی ایشن آف آرکیٹیکٹ (آئی آئی اے) کی جانب سے ملک بھر کے تمام آرکیٹیکٹس کے خدمات کے اعتراف میں ہر سال قومی سطح پر ایک عظیم الشان تقریب کا انعقاد کر کے اس میں ملک بھر کے نامی گرامی آرکیٹیکٹس کو گراں قدر خدمات کی پیش کشی پر اعزاز سے نوازا جاتا ہے۔ امسال یہ تقریب 11 اپریل کو اندور میں منعقد کی گئی جس میں شہر اورنگ آباد کے دو نوجوان آرکیٹیکٹس محمد رضا ولد عبدالقادر قریشی اور سچین کو آرکیٹیکٹ کے میدان میں بہترین خدمات پیش کرنے پر قومی اعزاز سے سرفراز کیا گیا۔ اس میں انھیں سپاسنامہ اور دیگر انعامات پیش کئے گئے۔ اس اعزاز کا اعلان نیشنل آرکیٹیٹ اسوسی ایشن کے صدر ولاس اوچڑ نے کیا۔ اس اعزاز کے منتخب کئے جانے پر مہاراشٹر آرکیٹیٹ اسوسی ایشن کے صدر سندیپ پربھو نے محمد رضا کو مبارکباد پیش کی اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ اس تقریب میں ملک بھر کے آرکیٹیکٹس نے شرکت کی۔ محمد رضا کو اس اعزاز سے سرفراز کئے جانے پر تمام دوست واحباب اور رشتہ داروں نے مسرت کا اظہار کیا اور نیک خواہشات پیش کیں۔

وقف ترمیمی ایکٹ پر عبوری روک لگنا چاہیے تھا: حضرت امیر شریعت

امیر شریعت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی صاحب نے مسلمانوں سے اہتمام دعاء کی اپیل کی

پٹنہ: 17/اپریل (پریس ریلیز) امیر شریعت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی صاحب نے آج اپنے ایک پریس ریلیز میں کہا کہ وقف ترمیمی ایکٹ کے خلاف عدالت عظمیٰ میں جو درخواستیں دائر کی گئیں تھیں جن پر سماعت کرتے ہوئے، عدالت نے اوقاف کے تحفظ کے سلسلہ میں جو چند ہدایات جاری کی ہیں وہ ایک حد تک اطمینان بخش ہیں، تاہم اگر اس ایکٹ پر عدالت کی طرف سے روک لگا دیا جاتا تو یقیناً زیادہ اطمینان بخش ہوتا، اس میں شک نہیں کہ عدالت کی اس کاروائی سے عرضی دائر کرنے والوں کو حوصلہ ملا ہے اور اس سلسلہ میں معزز عدالت سے وابستہ امید میں اضافہ ہوا ہے، اس موقعہ پر حضرت امیر شریعت نے پھر ایک بار فرمایا کہ یہ ایکٹ جس طرح اوقاف کے وجود اس کے تحفظ اور اسکی ترقی کے لئے نقصاندہ اور مسلمانوں کے ملی سرمایہ اور مذہبی حق کو پامال کرنے والا ہے اسی طرح ملک کی آئین اور جمہوری دستور کے بھی سراسر خلاف ہے، یہ مسلمانوں کی شناخت تہذیب اور وراثت کے ساتھ کھلم کھلا کھلواڑ ہے، حضرت امیر شریعت مدظلہ نے امید ظاہر کی ہے کہ عدالت عظمیٰ سے ضرور انصاف ملے گا اور اس ظالمانہ قانون سے اوقاف کو تحفظ حاصل ہوگا تاہم انہوں نے تمام مسلمانوں اور انصاف پسند طبقہ سے اس سلسلے میں اپنی کوششوں کو جاری رکھنے اور خصوصی دعاؤں کا اہتمام کرنے کی اپیل بھی کی ہے۔

شاہ بابو ہائی اسکول و جونیئر کالج پاتور میں تقسیم انعامات کی تقریب

54 طالبات میں مفت سائیکل تقسیم کی گئی

اکولہ: 17/اپریل (ڈاکٹر ذاکر نعمانی) شاہ بابو ایجوکیشن سوسائٹی کے زیر انتظام شاہ بابو ہائی اسکول پاتور ضلع آکولہ میں حکومت ہند اور حکومت مہاراشٹر کی اقلیتی طلباء و طالبات کیلئے مختلف اسکیمات کے متعلق نہ صرف رہنمائی کی جاتی ہے بلکہ ان اسکیمات سے استفادہ کرنے کے لیے کوشش وجدوجہد کی جاتی ہے۔ اسی ضمن میں وزارت فروغ انسانی وسائل حکومت ہند کی اقلیتی طالبات کیلئے سائیکل اسکیم سے ہر سال درجنوں طالبات استفادہ کرتی ہیں۔ اس سال 54 طالبات میں مفت سائیکل تقسیم کی گئی جس کی تقریب مورخہ 14 اپریل 2025 کو منعقد کی گئی۔ تقریب کی صدارت سوسائٹی کے صدر سید برہان صاحب نے کی جبکہ بطور مہمانان خصوصی پاتور پولیس اسٹیشن کے تھانیدار ہنومنت ڈوپے وار موجود تھے۔ ابتدائی کلمات پیش کرتے ہوئے پرنسپل مجیب اللہ خان نے ادارے میں انجام دی گئی مختلف سرگرمیوں کا تذکرہ کیا۔ سید اسحاق راہی صاحب نے مفت سائیکل اسکیم کے متعلق رہنمائی کی۔ مہمانان خصوصی نے اس اقدام کی ستائش کرتے ہوئے ذمہ داروں کو مبارکباد پیش کی۔ اس موقع پر داخلہ امتحان کے نتائج کا اعلان کیا گیا جس میں آکولہ کی اسکولوں کے اول دوم اور سوم مقام حاصل کرنے والے جماعت چہارم تا نہم کے ٹاپ ٹین طلباء و طالبات کو نقد انعامات واسناد سے نوازا گیا۔ تقریب کی نظامت ریحان احمد نے کی جبکہ نائب پرنسپل احسان الرحمٰن کے اظہار تشکر پر تقریب کا اختتام عمل میں آیا۔ اس تقریب میں مستفید طلباء طالبات اور انکے سرپرست موجود تھے۔ اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے ضمیر پٹھان، سید عزیز اور جماعت معلمین نے تعاون کیا۔

وقف ترمیمی ایکٹ کو منسوخ کیا جائے۔ انڈین یونین مسلم لیگ کا کالی کٹ میں مہا ریلی اور عوامی اجلاس

آئی یو ایم ایل کو سپریم کورٹ پر بھروسہ ہے۔ مرکزی حکومت کے عمل سے ظاہر ہوتا ہے کہ "چوکیدار چور ہی"

کالی کٹ: 17/اپریل (پریس ریلیز)۔ ترمیم شدہ وقف ایکٹ (2025) کے خلاف IUML کی میگا ریلی کے لیے 16 اپریل 2025 بدھ کی شام کالی کٹ کے ساحل پر دسیوں ہزار لوگ جمع ہوئے۔ ریلی کا افتتاح کرتے ہوئے، IUML کے ریاستی صدر پناکاڈ صادق علی شہاب تھنگل نے کہا کہ ان کی پارٹی کو سپریم کورٹ پر بھروسہ ہے اور انہوں نے مزید کہا کہ ایکٹ کے خلاف جاری لڑائی جمہوریت کے تحفظ کے لیے ضروری ہے۔ یہ حقیقت کہ سپریم کورٹ جواب دہندگان کے دلائل سننے کے لیے سامنے آیا ہے وقف ترمیمی ایکٹ کی غیر آئینی ہونے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ ہم سپریم کورٹ سے انصاف کی توقع کر سکتے ہیں۔ تھنگل نے کہا کہ ترمیم شدہ وقف ایکٹ میں ہندوستان کے لیے سب سے بڑا چیلنج یہ تھا کہ چوکیدار تجاوز کرنے والا بن رہا تھا۔" نئے ایکٹ کے ذریعے، مرکز وقف املاک پر آسانی سے تجاوزات کرنے کے طریقے نافذ کر رہا ہے۔ پہلے کسی نے کہا تھا چوکیدار چور ہے ... 'اب مرکز اسے وقف میں نافذ کر رہا ہے"، تھنگل نے مزید کہا کہ یہ ایکٹ درگاہوں، مساجد اور مزارات کے پاس موجود وقف املاک کی بڑی مقدار پر قبضہ کرنے کی سازش ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی اور ریاستی حکومتیں منمبم اراضی تنازعہ کو سیاسی فائدے کے لئے استعمال کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آئی یو ایم ایل منمبم کے لوگوں کے ساتھ کھڑی ہوگی اور اس مسئلے کو حل کرے گی۔ آئی یو ایم ایل کے قومی صدر پروفیسر کے ایم قادر محی الدین نے کہا کہ ترمیم شدہ وقف ایکٹ دراصل وقف فنا قانون تھا کیونکہ مرکز وقف کو ختم کرنا چاہتا ہے۔ انہوں نے کہا" ، ہم سپریم کورٹ اور اس کی ایمانداری پر یقین رکھتے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ سپریم کورٹ ہمیں صحیح فیصلہ دے گی۔ آج دلائل سننے کے دوران سپریم کورٹ مثبت رہی "، انہوں نے کہا۔ آئی یو ایم ایل کے قومی جنرل سکریٹری پی کے کنہالی کٹی نے کہا کہ جس طرح مرکز وقف ایکٹ میں ترمیم کر کے فرقہ وارانہ کشیدگی کو ہوا دینے کی کوشش کر رہا ہے، کیرلا کی ریاستی حکومت منمبم میں ایک قرارداد میں تاخیر کر کے وہی کام کر رہی ہے۔" اگر ریاستی حکومت چاہے تو منمبم تنازعہ کو پانچ منٹ میں حل کیا جاسکتا ہے۔ لیکن ایل ڈی ایف دو اقلیتی برادریوں کو، جو یو ڈی ایف کو ووٹ دیتے ہیں، کو ایک دوسرے کے خلاف کھڑا کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور ان میں سے کچھ کو نریندر مودی کے پیچھے جانے پر مجبور کرنا ہے۔ قبل ازیں مسلم لیگ کے ریاستی صدر صادق علی شہاب تھنگل نے منمبم معاملے میں مسیحی برادری سے ایک پرجوش اپیل کی، اور ان پر زور دیا کہ وہ کیرالہ میں سیاسی فائدے کے لیے منمبم کے معاملے پر ایک دوسرے کے خلاف دو اقلیتی برادریوں کو لڑا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا" ، اب ہر کوئی جانتا ہے کہ منمبم کو حل کیا جا سکتا ہے اگر ریاستی حکومت تمام اسٹیک ہولڈرز کی میٹنگ بلائے۔" ہمیں اب بھی یقین ہے کہ وہ ایسا کرنے کی کوشش کریں گے۔ تاہم، بی جے پی کی زیر قیادت مرکزی حکومت اور ریاست میں سی پی ایم کی قیادت والی ایل ڈی ایف حکومت نے منمبم کو ایک سیاسی فٹ بال میں تبدیل کر دیا ہے اور" سیاسی فائدے کے لیے اسے پینلٹی شوٹ آؤٹ پر لے جایا ہے "، انہوں نے کوزی کوڈ کے ساحل پر ہجوم سے کہا۔" یہ وہ نہیں ہے جو منمبم چاہتا ہے۔ صادق علی نے کہا کہ مسلم لیگ کے لیے فرقہ وارانہ ہم آہنگی اولین ترجیح ہے۔ جب منمبم کا مسئلہ پہلی بار منظر عام پر آیا تو مسلم لیگ نے تمام مسلم تنظیموں کا اجلاس بلایا۔" وہ سب اس بات پر متفق تھے کہ منمبم کے معاملے پر کوئی پولرائزیشن نہیں ہونا چاہیے۔ مسلم تنظیموں نے ایک مضبوط فیصلہ کیا کہ اس معاملے پر کسی بھی خاندان کو منمبم سے بے دخل نہیں کیا جانا چاہیے "، انہوں نے کہا۔ IUML" کا موقف ایک ہی تھا۔ صادق علی نے اس بات کا اعادہ کیا کہ مذہبی یا سماجی مقاصد کے لیے اثاثے عطیہ کرنا وفاداروں کا حق ہے۔" اس ترمیم شدہ ایکٹ کے ذریعے، مرکزی حکومت یہ پیغام دے رہی ہے کہ کوئی بھی اپنے اثاثوں کو وقف نہ کرے۔ یہ ایکٹ مسجدوں، درگاہوں اور مزاروں کے اثاثوں کو ہڑپ کرنے کی سازش ہے "۔ پی کے کنہالی کٹی نے سی پی ایم پر تنقید کی۔ مسلم لیگ کے قومی جنرل سکریٹری اور اپوزیشن کے ڈپٹی لیڈر پی کے کنہالی کٹی نے کہا کہ ان کی پارٹی سی پی ایم کی مسلمانوں اور عیسائیوں کو تقسیم کرنے کی کوشش کو ناکام بنائے گی۔" نیلمبور تمام بڑے مذاہب کا گھر ہے۔ دیکھتے ہیں ضمنی انتخاب میں آپ کو کتنے ووٹ ملتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ مرکزی حکومت آئین مخالف قوانین نافذ نہیں کرسکتی۔ انہوں نے کہا کہ ہم انہیں عدالت کے ذریعے روکیں گے۔

سپریم کورٹ کے نکات

چیف جسٹس سنجیو کھنہ اور جسٹس پی وی سنجے کمار اور کے وی وشواناتھن کی تین رکنی بنچ نے نئے وقف قانون کو چیلنج کرنے والی عرضی کی سماعت کرتے ہوئے بدھ کو تین نکات اٹھائے۔ عدالت نے کہا کہ عدالت کی طرف سے وقف قرار دی گئی کسی بھی جائیداد کو غیر وقف نہیں سمجھا جانا چاہئے، چاہے وہ صارف کے ذریعہ وقف ہو یا نہ ہو۔ ترمیمی ایکٹ میں یہ شق یہ بتاتی ہے کہ جب کلکٹر نے کارروائی شروع کی ہے تو وقف املاک کو وقف نہیں سمجھا جائے گا۔ بورڈ اور کونسل کے بارے میں، تمام اراکین کو مسلمان ہونا چاہیے، سوائے سابق اراکین کے۔ کانگریس لیڈر اور کرناٹک کے وزیر محصول کرشنا بائرے گوڑا نے کہا کہ انہوں نے اور وزیر اعلیٰ سدارامیا نے وقف پر بی جے پی کے جھوٹے دعووں کو اسمبلی میں مسترد کر دیا ہے۔ تاہم، بی جے پی بے روزگاری، مہنگائی اور گرتی ہوئی معیشت جیسے دباؤ والے مسائل سے عوام کی توجہ ہٹانے کے لیے یہ جھوٹ پھیلاتی رہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی ایک ایسی حکومت چلا رہی ہے جو غریبوں کو لوٹ رہی ہے اور امیروں کو مالا مال کر رہی ہے۔ وہ اس حقیقت کو چھپانا چاہتے ہیں۔ ڈی انسویا سیتھا کا کہنا ہے کہ بی جے پی وقف بورڈ کے اختیارات کو کمزور کرنا چاہتی ہے۔ تلنگانہ کی وزیر برائے خواتین اور اطفال بہبود، ڈی انسویا سیتھا کا نے کہا کہ وقف ترمیمی ایکٹ بی جے پی کی وقف بورڈ کے اختیارات کو کمزور کرنے، اس کی ساخت میں غیر مسلموں کو شامل کرنے اور دوسرے مذاہب کے رسوم و رواج اور عقیدے کو مجروح کرنے کی کوشش ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایکٹ نے آرٹیکل 14 (مساوات) کی خلاف ورزی کی، آرٹیکل 25 اور 26 (مذہب کی آزادی) کو پامال کیا، آرٹیکل 29 اور 30 (اداروں اور ثقافت کے تحفظ کے حقوق) کو پامال کیا، اور آرٹیکل 246 کو ہائی جیک کیا، جو وفاقیت کی روح کو برقرار رکھتا ہے۔

ترکیہ: مسجد آیا صوفیہ آنے والے برسوں میں زلزلوں سے محفوظ بنادی گئی

انقرہ: 17/اپریل: مسجد آیا صوفیہ کہ تزئین و آرائش کے عمل نے اڈے ایسی کسی تبدیل سے دو چار نہیں کیا کہ وہ کسی کے لیے اجنبی ہو جاتی۔ بلکہ آج بھی آیا صوفیہ جب گرجا گھر سے مسجد، مسجد سے عجائب گھر اور عجائب گھر سے مسجد کی صورت صدیوں پر محیط سفر کر چکی اسی طرا استنبول کی سرز میں پر اک نگینے کی طرح موجود ہے۔ وبصورت اور چمکتی دمکتی۔ تازہ ترین تزئین و آرائش نے اس موتی کو اسی طرح بحال کر دیا ہے جس طرح کہ 14 سو سے زیادہ سال پہلے تھی۔ نہ صرف یہ بلکہ اسے انے والے وقتوں کے کسی زلزلے سے بھی محفوظ رکھنے کا غیر معمولی اہتمام کیا گیا ہے۔ عبداللہ یلماز نامی گائیڈ کا البتہ کہنا کہ اس تزئین کے عمل نے مسجد آیا صوفیہ کے بیرونی منظر کو تھوڑا سا بدل دیا ہے۔ آرکیٹیکچر انجینئر اور پروفیسر حسن فرات ذکر نے بتایا ' آیا صوفیہ عالمی ثقافتی ورثہ ہے۔ نیز ترکیہ کا سب سے زیادہ دیکھا جانے والی تاریخی جگہ ہے۔ ، 'تاہم اسے مسلسل مسائل کا شکار رہنا پڑا ہے۔ پروفیسر حسن فرات نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا' اس میں گذشتہ صدیوں میں کیی تبدیلیاں اسے بھی دکھنا پڑی ہیں۔ مگر موجودہ تبدیلی پہلی بار ہے جب اس جگہ کو گنبد ، دیواروں اور میناروں سمیت تبدیلی سے گزرنا پڑے گا۔ تعمیر کے شروع میں یہ بازنطینی فن تعمیر کی ایک روشن مثال کی شہرت رکھتی تھی۔ اس وقت استنبول قسطنطنیہ کہلاتا تھا۔

آنے والا بڑا زلزلہ!

اس تاریخی شہر کے باسیوں کو جس طرح اس کے اپنے حکمرانوں اور فاتحین کا سامنا کرنا پڑتا ہے آیا صوفیہ کو کئی زلزلوں کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ سب سے بڑا آخری زلزلہ 1999 میں اس کو درپیش ہوا۔ اس ایک کروڑ ساٹھ لاکھ کی آبادی والے شہر کی دوسری بہت عمارتوں کی طرح اسے بھی انے والے زلزلوں کے اثرات سے بچانے کا اہتمام اس کی تعمیر کے دوران پیش نظر نہ رکھا جا سکا تھا۔ تعمیراتی کمیٹی کے ایک رکن احمد گلیک کے مطابق یہ شہر زلزلوں والی فالٹ لائن کے قریب تر ہے۔ اس فالٹ لائن سے اس کا فاصلہ محض چند کلو میٹر ہے۔ اس لیے اس کی مرمت و تزئین کے منصوبے کے پیش نظر اسے زلزوں سے بچانے کیئے کیا گیا ہے۔ یاد رہے پچھلے ایک سال کے دوران 77 لاکھ سیاحوں کی یہ مسجد دید کی مستحق قرار پائی۔ ان میں سے 21 لاکھ غیر ملکی سیاح تھے۔

تعلیم کے بغیر معاشرے کی ترقی ممکن نہیں: مولانا عبداللہ سالم قمر چترویدی

سعادت گنج، بارہ بنکی: 17/اپریل (ابو شحمہ انصاری) جمیعت العلماء و الحفاظ ایجوکیشنل سوسائٹی کے زیر اہتمام 16 اپریل بروز بدھ بعد نماز عشاء، مدنی مسجد سعادت گنج کے سامنے ایک روزہ "اجلاسِ عام برائے تعلیمی بیداری و تقسیم انعام" کا کامیاب انعقاد عمل میں آیا۔ اس روح پرور اجلاس کی سرپرستی حضرت مولانا مفتی عارف کاشفی صاحب نے کی جبکہ صدارت حضرت مولانا عبدالباری فاروقی مہتمم دارالمبلغین، لکھنؤ نے فرمائی۔ جلسے کا آغاز قاری خلیل الرحمن فرقانی سعادت گنجوی کی دلنشیں تلاوتِ کلام پاک سے ہوا، نعت شریف کا نذرانہ معروف نعت خواں قاری حبیب الرحمن فرقانی نے پیش کیا اور نظامت کے فرائض حضرت مولانا منہاج عالم ندوی نے بحسن و خوبی انجام دیے۔ اس موقع پر بطورِ مقرر خصوصی حضرت مولانا عبداللہ سالم قمر چترویدی صاحب نے نہایت بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ انہوں نے تعلیم کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا تعلیم کے بغیر کسی بھی معاشرے کی مکمل ترقی ممکن نہیں۔ ایک غیر تعلیم یافتہ شخص زندگی بھر احساسِ کمتری میں مبتلا رہتا ہے۔ انہوں نے والدین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ وہ اپنے بچوں کی تعلیم کو اولین ترجیح دیں اور غیر ضروری اخراجات سے بچ کر تعلیمی میدان میں سرمایہ کاری کریں۔ معاشی طور پر خوشحال افراد سے اپیل کی کہ وہ غریب بچوں کی تعلیم کا بیڑا اٹھائیں تاکہ معاشرے میں تعلیم کی روشنی ہر گھر تک پہنچے۔ مولانا نے کہا کہ صرف دینی تعلیم ہی نہیں بلکہ عصری تعلیم بھی نہایت ضروری ہے تاکہ ہم اپنی اخلاقی و قومی شناخت کو محفوظ رکھتے ہوئے ملک و ملت کی خدمت میں پیش پیش رہیں۔ انہوں نے تعلیم کو قوموں کی ترقی کی بنیاد قرار دیتے ہوئے کہا کہ تعلیم میں کیا گیا سرمایہ کاری درحقیقت ایک روشن اور مستحکم مستقبل کی ضمانت ہے۔ آخر میں جمیعت العلماء و الحفاظ کی جانب سے چلنے والے تمام مکاتب کے طلباء کو انعامات سے نوازا گیا۔ جلسے کا اختتام حضرت مولانا عبداللہ سالم قمر چترویدی کی رقت انگیز دعا پر ہوا۔ اس بابرکت اجلاس میں مولانا رشید ندوی، مفتی مصباح الرحمن، مولانا جمال، حافظ اعجاز، محمد حمید، عطاء الرحمن، حاجی محمد حسین، عبداللہ، محمد کاشف، محمد عزیر، محمد ہلال، محمد امان، محمد سفیان اور محمد جنید سمیت کئی معزز شخصیات نے شرکت کی۔

ڈارک انرجی: وہ پراسرار قوت جس نے آئن سٹائن کے کائناتی نظریے کو ہلا کر رکھ دیا ہے

سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ ڈارک انرجی نامی ایک پراسرار قوت، جو کائنات کی توسیع کا باعث بنتی ہے، وقت کے ساتھ ساتھ تبدیل ہو رہی ہے۔ یہ دریافت جو ابھی ابتدائی مرحلے میں ہے اس موجودہ نظریے سے متصادم ہے جسے جزوی طور پر البرٹ آئن سٹائن نے پیش کیا تھا۔ ان نتائج کی تصدیق کے لیے مزید ڈیٹا کی ضرورت ہے، لیکن اس تحقیق میں شامل سائنسدانوں میں جوش و خروش بڑھ رہا ہے۔ کچھ کا خیال ہے کہ وہ فلکیات کی دنیا کی سب سے بڑی دریافتوں میں سے ایک ایسی دریافت کے دہانے پر ہیں۔ جو کہ ہمیں کائنات کے بارے میں ہماری تفہیم اور نظریے پر بنیادی طور پر دوبارہ غور کرنے پر مجبور کر سکتی ہے۔ یہاں تک کہ اس مطالعے میں شامل کچھ انتہائی محتاط محققین، جیسے کہ یونیورسٹی کالج لندن کے پروفیسر آفر لاہاو، ان نئے شواہد سے متاثر ہوئے ہیں۔ انھوں نے بی بی سی نیوز کو بتایا کہ یہ ایک ڈرامائی لمحہ ہے۔ ہوسکتا ہے کہ ہم کائنات کے بارے میں اپنی سمجھ بوجھ میں ایک مثالی تبدیلی کا مشاہدہ کر رہے ہوں۔ 1998 میں ڈارک انرجی کی دریافت اپنے آپ میں چونکا دینے والی تھی۔ اس وقت تک یہ نظریہ تھا کہ کائنات کی تخلیق کی وجہ بننے والے دھماکے بگ بینگ کے بعد، کشش ثقل کی قوت کی وجہ سے اس کا پھیلاؤ سست ہو جائے گا۔ لیکن امریکی اور آسٹریلوی سائنسدانوں کے مشاہدات سے معلوم ہوا کہ یہ درحقیقت تیز ہو رہا ہے۔ انھیں اندازہ نہیں تھا کہ اس کے پیچھے کارفرما قوت کیا ہے، لہٰذا انھوں نے اسے ڈارک انرجی کا نام دیا جو ان کی سمجھ کی کمی کی نشاندہی کرتا ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ ڈارک انرجی کیا ہے اور یہ سائنس کے سب سے بڑے رازوں میں سے ایک ہے۔ تاہم ماہرین فلکیات اس کی پیمائش کر سکتے ہیں اور کائنات کی تاریخ کے مختلف مقامات پر ایک دوسرے سے دور کہکشاں کی سرعت کا مشاہدہ کر کے جان سکتے ہیں کہ کیا یہ تبدیل ہو رہی ہے۔ جوابات تلاش کرنے کے لیے کئی تجربات کیے گئے جن میں امریکی ریاست ایریزونا کے علاقے ٹیوسوں کے قریب واقع کٹ پیک نیشنل آبزرویٹری میں ڈارک انرجی سپیکٹروسکوپک انسٹرومنٹ (DESI) سے بھی مدد لی گئی جو پانچ ہزار آپٹیکل فائبرز پر مشتمل ہے، جن میں سے ہر ایک روبوٹ کے ذریعے کنٹرول شدہ ٹیلی سکوپ ہے جو تیز رفتاری سے کہکشاں کا جائزہ لیتا ہے۔ پچھلے سال، جب ڈارک انرجی سپیکٹروسکوپک انسٹرومنٹ پر کام کرنے والے محققین کو یہ اشارے ملے کہ ڈارک انرجی کے ذریعے استعمال کی جانے والی قوت وقت کے ساتھ بدل گئی ہے، تو بہت سے سائنسدانوں نے سوچا کہ یہ اعداد و شمار میں آنے والا فرق ہے جو دور ہو جائے گا۔ لیکن ایک برس بعد بجائے دور ہونے کے وہ فرق بڑھ گیا ہے۔ پورٹ سمتھ یونیورسٹی کے پروفیسر شیشادری نداتھور کا کہنا ہے کہ ثبوت اب پہلے سے زیادہ ٹھوس ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ہم نے پہلے سال کے مقابلے میں بہت سے اضافی تجزیے بھی کیے ہیں، اور وہ ہمیں یقین دلا رہے ہیں کہ نتائج اس ڈیٹا میں پر نامعلوم اثر سے متاثر نہیں ہوتے ہیں جس کے بارے میں ہم لاعلم ہوں۔

عجیب نتائج

یہ ڈیٹا ابھی تک دریافت کے طور پر بیان کیے جانے کی حد تک نہیں پہنچا، لیکن اس نے بہت سے ماہرین فلکیات، بشمول سکاٹش ماہر فلکیات اور رائل ایڈنبرا یونیورسٹی کی پروفیسر کیتھرین ہیمنز کو اس کا نوٹس لینے پر مجبور کیا ہے۔ انھوں نے بی بی سی نیوز کو بتایا کہ ڈارک انرجی ہماری سوچ سے بھی زیادہ عجیب معلوم ہوتی ہے۔ ان کا کہنا تھا 2024 میں ڈیٹا بالکل نیا تھا، کسی کو بھی اس پر پورا یقین نہیں تھا اور لوگوں کا خیال تھا کہ مزید کام کرنے کی ضرورت ہے لیکن اب، بہت زیادہ ڈیٹا موجود ہے اور سائنسی برادری کی طرف سے بہت زیادہ جانچ پڑتال کی جا رہی ہے، لہٰذا، اگرچہ ابھی بھی ایک موقع ہے کہ فرق دور ہو جائے لیکن اس بات کا بھی امکان ہے کہ ہم واقعی ایک بڑی دریافت کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

تو اس تبدیلی کی وجہ کیا ہے؟

کوئی نہیں جانتا! پروفیسر لاہاو اس بات کو خوش دلی سے تسلیم کرتے ہیں۔ اگر یہ نیا نتیجہ درست ہے، تو ہمیں اس طریقہ کار کو تلاش کرنے کی ضرورت ہے جو تغیر کا سبب بنتا ہے اور اس کا مطلب ایک بالکل نیا نظریہ ہوسکتا ہے، جو بہت پرجوش چیز ہے۔ ڈارک انرجی سپیکٹروسکوپک انسٹرومنٹ آئندہ دو برس میں تقریباً پانچ کروڑ کہکشاں اور دیگر روشن اشیا کی پیمائش کرنے کے منصوبے کے ساتھ مزید ڈیٹا کا حصول جاری رکھے گا اور سائنسدان یہ جاننے کی کوشش کریں گے کہ آیا ان کے مشاہدات غیر واضح طور پر درست ہیں۔ کیلیفورنیا میں لارنس برکلے نیشنل لیب کے پوسٹ ڈاکٹریٹ محقق آندرے کوسیو نے کہا، ہمارا کام یہی ہے کہ کائنات سے معلوم کریں کہ وہ کیسے کام کرتی ہے اور شاید وہ ہمیں بتا رہی ہے کہ وہ ہمارے سوچ سے کہیں زیادہ پیچیدہ ہے۔ ڈارک انرجی کی نوعیت کے بارے میں مزید تفصیلات 2023 میں لانچ کیے جانے والے یورپی سپیس ایجنسی کے یوکلڈ مشن کے ذریعے حاصل کی جائیں گی، جو ایک خلائی دوربین ہے جو ڈارک انرجی سپیکٹروسکوپک انسٹرومنٹ سے کہیں آگے کی تحقیق کرے گی اور اس سے بھی زیادہ تفصیل حاصل کرے گی۔

نانديڑضلع کے لیے محکمہ موسمیات کی وارننگ

18، 19 اور 20 اپریل کو بارش کا الرٹ جاری

نانديڑ:17/اپریل (ورق تازہ نیوز) علاقائی موسمیاتی مرکز ممبئی کے مشورے کے مطابق، نانديڑضلع کے لیے 18، 19 اور 20 اپریل کو تین دنوں کے لیے ایلو الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ ان تین دنوں کے دوران، ضلع میں الگ تھلگ مقامات پر گرم اور مرطوب موسم کا زیادہ امکان ہے۔ تمام متعلقہ ادارے اور عوام اس قدرتی آفت کے حوالے سے احتیاطی تدابیر اختیار کریں۔ ضلعی انتظامیہ نے شہریوں سے احتیاطی تدابیر کے طور پر درج ذیل احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی اپیل کی ہے۔

کیا کرنا ہے: پیاس نہ لگنے کے باوجود کافی پانی پیئے۔ جن لوگوں کو مرگی، دل کی بیماری، گردے کی بیماری، یا جگر کی بیماری کی وجہ سے جسم میں سیال کو برقرار رکھنے کے مسائل ہیں انہیں ڈاکٹر سے مشورہ کرنے کے بعد ہی سیال یا پانی پینا چاہیے۔ او آر ایس (اورل ری ہائیڈریشن فلوئڈ)، گھر کی لسی، چاول کے کیک، لیموں کا پانی، چھاچھ، ناریل کا پانی لیں۔ ہلکے رنگ کے، ہلکے پھلکے اور ڈھیلے سوتی کپڑے پہنیں۔ اگر آپ باہر ہیں تو اپنا سر ڈھانپیں۔ کپڑا استعمال کریں، ٹوپی پہنیں، یا چھتری استعمال کریں۔ اپنی آنکھوں کی حفاظت کے لیے چشموں کا استعمال کریں اور اپنی جلد کو دھوپ سے بچانے کے لیے سن اسکرین کا استعمال کریں۔ بزرگ شہریوں، چھوٹے بچوں، بیمار یا موٹے افراد کا خاص خیال رکھیں جنہیں شدید گرمی سے سب سے زیادہ خطرہ ہوتا ہے۔

کن چیزوں سے بچنا ہے: دھوپ میں نکلنے سے گریز کریں، خاص طور پر دوپہر 12 بجے سے 3 بجے کے درمیان۔ باہر رہتے ہوئے سخت سرگرمیوں سے گریز کریں۔ ننگے پاؤں باہر نہ نکلیں۔ شدید گرمی کے دوران کھانا پکانے سے گریز کریں۔ دروازے اور کھڑکیاں کھلی رکھ کر یقینی بنائیں کہ باورچی خانے اور کھانا پکانے کی جگہ اچھی طرح سے ہوادار ہے۔ شراب، چائے، کافی اور سافٹ ڈرنکس سے پرہیز کریں کیونکہ یہ جسم کو پانی کی کمی کا باعث بنتے ہیں۔ زیادہ پروٹین، زیادہ نمک، مسالیدار یا تیل والی غذائیں نہ کھائیں۔ منجمد کھانا نہ کھائیں۔ بچوں یا جانوروں کو چار پہیوں والی گاڑی میں پارک ہونے پر نہ چھوڑیں۔ چمکتی ہوئی لائٹس یا بلب استعمال نہ کریں، یہ غیر ضروری گرمی پیدا کرتے ہیں۔

نانديڑ: مرکز کی آمر مودی حکومت ای ڈی اور سی بی آئی کا غلط استعمال کرتے ہوئے اپوزیشن پارٹیوں کو خاموش کرنے اور ان کی سیاسی سرگرمیوں کو محدود کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ سونیا گاندھی اور راہل گاندھی کے خلاف کی گئی ای ڈی کی کارروائی مکمل طور پر سیاسی انتقام پر مبنی ہے۔ آج نانديڑ کلکٹر آفس کے روبرو نانديڑ ضلع کانگریس کی جانب سے زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔

پمپلگاؤں میں قابل دید صفائی مہم کا معائنہ

نائب چیف ایگزیکیٹو آفیسر نرائن مسال نے گاؤں کے لوگوں سے بات چیت کی

نانديڑ:17/اپریل (ورق تازہ نیوز) سوچھ بھارت مشن (دیہی) مرحلہ-2 کے تحت، صفائی مہم کے مو؟ثر نفاذ کے سلسلے میں لوہا تعلقہ کے پمپلگاؤں آمیں کام جاری ہے۔ اس موقع پر جل جیون مشن کے پروجیکٹ ڈائریکٹر اور نائب چیف ایگزیکیٹو آفیسر نرائن مسال نے 16 اپریل کو گاؤں کا دورہ کیا۔ اپنے دورے کے دوران، انہوں نے گاؤں میں جاری قابل دید صفائی مہم کا جائزہ لیا اور گاؤں والوں کے ساتھ براہ راست بات چیت کی۔ اس موقع پر سرپنچ تولسا بائی گورے، نائب سرپنچ راجیش تونڈ چیڑے، ضلع پانی اور صفائی مشن کے معلومات، تعلیم اور رابطہ ماہر ملیند ویواہرے، تعلقہ گروپ کوآرڈینیٹر پریچند قدم، گرام وکاس آفیسر چیوڑے اور دیگر عہدیداران موجود تھے۔ گاؤں کے دورے کے دوران، نائب چیف ایگزیکیٹو آفیسر نرائن مسال نے ذاتی بیت الخلاء، گندے پانی اور ٹھوس فضلہ کی نکاسی، جاذب گڑھے، 15 ویں مالیاتی کمیشن کے پانی اور صفائی کے حوالے سے منصوبے وغیرہ پر تفصیلی نظرثانی کی۔ انہوں نے ضروری اصلاحات کی نشاندہی کی اور گرام پنچایت کو ان کو فوراً نافذ کرنے کے لیے ہدایات دیں۔ خاص طور پر، انہوں نے پانی کی جانچ کٹ کے استعمال کے بارے میں معلومات فراہم کیں اور عملی مظاہرہ بھی پیش کیا۔ محفوظ اور صاف پانی کی اہمیت واضح کرتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ صفائی صرف نظر آنے والی ہی نہیں بلکہ محسوس ہونے والی بھی ہونی چاہیے، تب ہی یہ واقعی قابل دید صفائی ہوگی۔ اس موقع پر تنٹا مکتی کے صدر پانڈورنگ تونڈ چیڑے، مرلی دھر یوے، پرلہاد یوے، دشرتھ یوے، سیتا رام یوے، گرام پنچایت کے اراکین، آنگن واڑی کے ملازمین اور گاؤں کے لوگ موجود تھے۔

صحت کے عالمی دن کے موقع پر افسران و ملازمین کا سی ای او کے ہاتھوں اعزاز

نانديڑ: عالمی یوم صحت کے موقع پر ضلع پریشد کی چیف ایگزیکیٹو آفیسر اور ایڈمنسٹریٹر میگھنا کاوالی کی صدارت میں، نانديڑ ضلع کے ہیلتھ افسران اور ملازمین جنہوں نے سال 2024-25 میں نیشنل ہیلتھ مشن کے تحت بہترین کام کیا ہے، کو چیف ایگزیکیٹو میں ہاؤنشوان اور یشوان کے چیف ایگزیکیٹو افسر میگھنا کاوانا نے تعریفی اسناد پیش کر کے اعزاز سے نوازا۔ ضلع پریشد کے۔ اس سال کے عالمی یوم صحت کا تھیم صحت مند آغاز، امید افزا مستقبل تھا۔ اس سلسلے میں منعقدہ پروگرام میں چیف ایگزیکیٹو آفیسر میگھنا کاولی نے موجود افسران اور ملازمین کی رہنمائی کی۔ انہوں نے کہا، انہوں نے ریاست اور ملک کے مقابلے ماں اور بچے کی اموات کی شرح کو کم کرنے کی اپیل کی۔ اس موقع پر ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر ڈاکٹر سنگیتا دیشمکھ، اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر ڈاکٹر سلمی ہیرانی، اسسٹنٹ ڈائرکٹر (جذام) ڈاکٹر شیخ بالن، ضلع تپ دق افسر ڈاکٹر ستیش پپلواڑ، ڈاکٹر امرچوان اور دیگر موجود تھے۔ اس موقع پر ضلع کے مختلف سطح کے افسران اور ملازمین کو اعزاز سے نوازا گیا۔ اس میں ڈاکٹر K.P. گائیکواڑ، ڈاکٹر پروین منڈے، ڈاکٹر شری کانت دیسائی، ڈاکٹر کسر الیکر، ڈاکٹر رمیش گوالے، ڈاکٹر موہن دیوراوے، ڈاکٹر جے ٹی۔ کاملے شامل تھے۔ پروگرام کا تعارف ڈاکٹر ساگیتا دیشمکھ نے کروایا۔ نظامت ڈاکٹر سندلیش جادھو نے کی اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا ڈاکٹر میڈاز سلمی ہیرانی۔ پروگرام کے کامیاب انعقاد کے لیے ڈاکٹر سنتوش سوریاونشی، ڈاکٹر شیو شکتی پوار، انیل کاملے، ڈاکٹر ستیہ نارائن مرمورے، ڈاکٹر انصاری، جنید شیخ، وردے، سبھاش کھاکرے نے تعاون کیا۔

گرمیوں میں گونگے جانوروں کو کثرت سے پانی پلائیں

گدھوں سے دوپہر 12 سے 3 بجے کے درمیان کام نہ کراو!

نانديڑ:17/اپریل (ورق تازہ نیوز) اس سال شدید گرمی ہے اور انتظامیہ نے پالتو جانوروں کا خاص خیال رکھنے کی اپیل کی ہے۔ محکمہ حیوانات نے تمام اینٹوں کے بھٹہ مالکان اور مال بردار ٹرانسپورٹرز سے اپیل کی ہے کہ وہ اینٹوں کے بھٹوں پر کام کرنے والے گدھوں، گھوڑوں اور خچروں کو بالخصوص گرم موسم میں اوورلوڈ نہ کریں اور انہیں گرم موسم میں ہر دو گھنٹے بعد پانی فراہم کریں۔ وہ یہ نہیں بتا سکتے کہ گونگے جانوروں میں کیا خرابی ہے۔ اس لیے اس بات کو یقینی بنانا ضروری ہے کہ ان کے خلاف کوئی ظلم نہ ہو۔ اینیمل ویلفیئر بورڈ آف انڈیا نے اینٹوں کے بھٹوں پر کام کرنے والے گدھوں، گھوڑوں اور خچروں کے لیے ہدایات جاری کی ہیں۔ اسی طرح پریوینشن آف کرولٹی ٹو اینیملز ایکٹ 1960 بھی اس حوالے سے واضح ہدایات دیتا ہے جس میں گدھوں اور دیگر جانوروں کو 12 سے 3 کے درمیان کام کرنے سے منع کیا گیا ہے جہاں درجہ حرارت 37 ڈگری سے زیادہ ہو۔ مطالعے سے معلوم ہوا ہے کہ گرم موسم میں کام کرنے کی وجہ سے انسانوں کی طرح گدھے بھی پانی کی کمی، گرمی کے دباؤ اور کمر درد کا شکار ہوتے ہیں۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ 71 فیصد جانور گرمیوں میں پانی کی کمی کی وجہ سے بیمار ہو جاتے ہیں۔ اس لیے گدھوں کو کثرت سے پانی پلایا جانا چاہیے۔ کام کے دوران انہیں وقتاً فوقتاً آرام دینا بھی ضروری ہے۔ مسلسل 5 گھنٹے اوور ٹائم کام کرنا غیر اخلاقی رویہ اور ظلم کی علامت ہے۔ لہٰذا ضلع کلکٹر اور جانوروں پر ظلم کی روک تھام کی سوسائٹی کے صدر راہول کرڈیلے نے مویشی پالنے والوں اور گدھا مالکان سے اپیل کی ہے کہ وہ انتظامیہ کے اس فیصلے کی طرف توجہ مبذول کریں، ساتھ ہی اس سلسلے میں کام کرنے والی تنظیموں کے ساتھ ساتھ پڑھے لکھے نوجوانوں کو بھی گونگا جانوروں کے اس مسئلہ کی طرف توجہ مبذول کروائیں۔

وزیر تعاون بابا پاٹل کا دورہ

نانديڑ:17 اپریل:- ریاستی تعاون کے وزیر بابا صاحب پاٹل 18 اپریل 2025 بروز جمعہ نانديڑ کا دورہ کر رہے ہیں اور ان کے دورے کا پروگرام حسب ذیل ہوگا۔ 18 اپریل 2025 بروز جمعہ دوپہر 2 بجے لاتور سے نانديڑ تک کا سفر۔ 3.15 بجے لوہا میں گیانیشور پاٹل (پوار) کی رہائش گاہ پر خیر سگالی دورہ۔ مقام: شنی مندر کے قریب، لوہا، ضلع۔ نانديڑ۔ 3.30 بجے کسم ہال، نانديڑ کی سمت روانگی۔ شام 4 بجے آمد اور شری نونہال سنگھ جاگیردار نانديڑ اور نانديڑ ایجوکیشن سوسائٹی کی طرف سے مشترکہ طور پر منعقدہ نوجیوت فاؤنڈیشن کے 17ویں سنسکار کیمپ کی افتتاحی تقریب میں شرکت کی۔ مقام: کسم آڈیٹوریم، نانديڑ۔ شام 6۔ کامتھا (بو) میں ایک فارم ہاؤس کا دورہ کریں۔ شام 7 بجے ضلع لاتور کا سفر۔ ہفتہ، 19 اپریل شام 4:30 بجے پونے بین الاقوامی ہوائی اڈے سے شری گرو گوبند سنگھ جی ہوائی اڈے نانديڑ تک سفر کریں۔ شام شام 5.45 بجے شری گرو گوبند سنگھ جی ایئرپورٹ نانديڑ پر آمد۔ شام 6 بجے۔ اجنہ، تعلقہ ضلع احمد پور۔ لاتور کا سفر کریں گے۔

آئیٹا کے قندھار شریف کے انتخابات

قندھار شریف: 17 اپریل: آل انڈیا آئیڈیل ٹیچرز ایسوسی ایشن (AIITA) قندھار یونٹ کے انتخابات برائے سیشن 2025-2027 آج جوش و خروش کے ساتھ قندھار یونٹ کے AIITA ممبران نے بھرپور شرکت کی اور اپنے قیمتی ووٹوں کے ذریعے نئے عہدیداران کا انتخاب کیا۔ انتخابی عمل کے دوران مرزا جمیل بیگ (لیکچرار شیواجی جونیئر کالج قندھار شریف) کو اکثریت رائے سے صدر کے عہدے کے لیے منتخب کیا گیا۔ اسی طرح جناب ضمیر بیگ صاحب کو یونٹ سکریٹری (معاون مدرس شیواجی ہائی اسکول قندھار)، جناب محمد اظہر سروری سر (معاون مدرس شیواجی پرائمری اسکول قندھار شریف) کو یونٹ جوائنٹ سکریٹری اور ڈاکٹر ریشمہ انجم صاحبہ (لیکچرار شیواجی جونیئر کالج قندھار) کو لیڈی کنونیر یونٹ قندھار کے اہم عہدوں کے لیے نامزد کیا گیا۔ تمام نئے عہدیداران نے ممبران کا شکریہ ادا کیا اور تعلیمی و سماجی بہتری کے لیے مل کر کام کرنے کے عزم کا اظہار کیا۔ انتخابات کی نگرانی AIITA مہاراشٹر کے فائنانس سکریٹری محمد شکیل سر اور شیخ عبداللہ ممبر ریاستی مشاورتی کونسل کے نگرانی میں عمل آئی۔ اظہر سروری سر کے شکریہ کلمات کے بعد پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

محکمہ آبی وسائل کے تمام دفاتر میں

صاف اور خوبصورت مائی آفس صفائی مہم

نانديڑ:17/اپریل (ورق تازہ نیوز) محکمہ آبی وسائل کے تحت 15 سے 30 اپریل 2025 تک واٹر مینجمنٹ ایکشن فورٹائٹ کا نفاذ کیا جا رہا ہے۔ اس پندرہ دن کے دوران مختلف پروگرام منعقد کیے جا رہے ہیں۔ اس کے تحت تیسرے روز ضلع کے تمام دفاتر میں "کلین اینڈ بیوٹی فل مائی آفس"، مہم کو نافذ کیا گیا۔ آبی وسائل محکمہ، نانديڑ آبپاشی بورڈ، نانديڑ سپرنٹنڈنگ انجینئر اے۔ آج دابھاڈے گارڈین انجینئر نانديڑ ضلع کی قیادت میں " کلین اینڈ بیوٹیفل مائی آفس " تھیم کے تحت تمام دفاتر میں صفائی مہم چلائی گئی اور نانديڑ اریگیشن بورڈ نانديڑ کے تمام ڈویژنل دفاتر، سب ڈویژنل دفاتر، اور تمام برانچ آفس میں واٹر ریچارجنگ کی گئی۔ اس محکمانہ دفتر میں واٹر ریچارج پروگرام کے تحت نانديڑ محکمہ آبپاشی کے ایگزیکٹو انجینئر، سینئر جیولوجسٹ، وزراء گراؤنڈ واٹر سروے اینڈ ڈیولپمنٹ انجینئر، ڈاکٹر۔ بھل چندر جی سنگوار نے تمام افسران/ ملازمین کو واٹر ریچارج کی تربیت دی۔ تمام افسران/ ملازمین بشمول سپرنٹنڈنٹ انجینئر .A.A اس موقع پر دابھاڑے موجود تھے۔

سائنس دانوں کو کسی دوسرے سیارہ پر زندگی ہونے کا سب سے مضبوط ثبوت ملا!

جیمس ویب اسپیس ٹیلی اسکوپ کا استعمال کر کے سائنس دانوں نے ایک باہری سیارہ پر ممکنہ زندگی کے ا؟ ثار تلاش کیے ہیں۔ اسے نظام شمسی سے الگ ممکنہ زندگی کا سب سے مضبوط اشارہ مانا جا رہا ہے، جس میں سائنس دانوں نے ایک بیرونی سیارہ کے کرہ؟ ہوا میں ان گیسوں کے کیمیائی نشانات کا پتہ لگایا ہے جو زمین پر صرف حیاتیاتی عمل کے ذریعہ پیدا ہوتی ہیں۔ سیارہ کے کرہ؟ ہوا میں دو گیسیں ڈائی میتھائل سلفائڈ (ڈی ایم ایس) اور ڈائی میتھائل ڈائی سلفائڈ (ڈی ایم ڈی ایس) پائی گئی ہیں جو زمین پر جانداروں کے ذریعہ پیدا ہوتی ہیں۔ اس سیارہ کا نام کے2-18بی ہے۔ یہاں جو گیس ملی ہے، زمین پر سمندری ایلگی سے پیدا ہوتی ہے۔ کیمبرج یونیورسٹی کے انسٹی ٹیوٹ ا؟ ف ایسٹرونومی میں مطالعہ کے اہم مصنف نکو مدھوسودن نے کہا کہ یہ سیارہ مائیکروبیل زندگی سے بھرا ہو سکتا ہے۔ حالانکہ انہوں نے زور دیا کہ یہ حقیقی زندہ جانوروں کی تلاش کا اعلان نہیں کر رہے ہیں بلکہ ایک ممکنہ بایو سگنیچر ہے۔ یہ ایک باہری دنیا کے پہلے اشارے ہیں جو ممکنہ طور رہنے کے لائق ہیں۔ کے2-18بی سیارہ زمین سے 8.6 گنا زیادہ بڑا ہے۔ اس کا قطر زمین کے قطر سے تقریباً 2.6 گنا بڑا ہے۔ یہ ایک لال بونے تارے کی گردش کرتا ہے جو ہمارے سورج سے چھوٹا اور کم چمکیلا ہے۔ سائنس دانوں نے ہائسین دنیا کا تصور کیا ہے۔ ایک اوقیانوس سے ڈھکے ہوئے سیارہ کی جو مائیکروبیل زندگی کے لیے رہنے کے لائق ہوتے ہیں اور جن میں ایک ہائیڈروجن-وسیع کرہ ہوا ہوتا ہے۔

ای ڈی، سی بی آئی کی کارروائیوں سے مودی حکومت

کانگریس کی آواز کو نہیں دبا سکتی: رمیش چینیتھلا

ممبئی: مرکز کی آمر مودی حکومت ای ڈی اور سی بی آئی کا غلط استعمال کرتے ہوئے اپوزیشن پارٹیوں کو خاموش کرنے اور ان کی سیاسی سرگرمیوں کو محدود کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ سونیا گاندھی اور راہل گاندھی کے خلاف کی گئی ای ڈی کی کارروائی مکمل طور پر سیاسی انتقام پر مبنی ہے۔ ان خیالات کا اظہار مہاراشٹر کانگریس کے انچارج رمیش چینیتھلا نے کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مودی اور شاہ اس طرح کے ہتھکنڈوں سے کانگریس پارٹی کی ا؟ واز کو نہیں دبا سکتے، بلکہ اس سے پارٹی کا حوصلہ اور بھی بلند ہوگا اور ہم مزید مضبوطی سے اس آمرانہ نظام کا مقابلہ کریں گے۔ مرکز کی جانب سے ای ڈی کے غلط استعمال کے خلاف مہاراشٹر پردیش کانگریس کی جانب سے دادر کے انڈیا بلز کے قریب ایک احتجاجی مظاہرہ کیا گیا، جس کی قیادت رمیش چینیتھلا نے کی۔ اس موقع پر ریاستی صدر ہرش وردھن سپکال بھی موجود تھے۔ احتجاج کے بعد پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے رمیش چینیتھلا نے کہا کہ ہم سونیا گاندھی اور راہل گاندھی کے خلاف کی گئی سیاسی انتقامی کارروائی کی شدید مذمت کرتے ہیں۔ عوام میں اس کارروائی کے خلاف سخت ناراضی ہے۔ کانگریس نے ملک بھر میں دو دن تک احتجاج کیا اور مہاراشٹر میں بھی مختلف مقامات پر بی جے پی حکومت کے خلاف آواز بلند کی گئی۔ آئندہ بھی کانگریس پوری طاقت کے ساتھ مودی اور شاہ کی حکومت کے خلاف مزاحمت جاری رکھے گی۔ ریاستی حکومت پر تنقید کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت نے عوام کے ساتھ کیے گئے وعدوں کو توڑ دیا ہے، خاص طور پر 'لاڈ کی بہن' اسکیم میں جہاں خواتین کو 2100 روپے ماہانہ دینے کا وعدہ کیا گیا تھا، اب صرف 500 روپے ہی دیے جا رہے ہیں۔ یہ اسکیم صرف ووٹ حاصل کرنے کے لیے شروع کی گئی تھی، جس کے فریب کو کانگریس پہلے ہی بے نقاب کر چکی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ریاستی اور ضلعی سطح پر پارٹی کی تنظیم نو جلد مکمل کی جائے گی اور مہابلیشور میں کانگریس کا ایک تربیتی کیمپ بھی منعقد کیا جائے گا۔ رمیش چینیتھلا کی موجودگی میں صبح 11:30 بجے کانگریس ارکان پارلیمنٹ کی میٹنگ اور بعد دوپہر 2 بجے پارٹی کے سینئر رہنماؤں کی میٹنگ تلک بھون میں منعقد ہوئی۔ ان میٹنگوں میں پارٹی کی رابطہ کاری، تنظیمی ہم آہنگی اور حکمت عملی پر تفصیلی غور و خوض کیا گیا۔ ساتھ ہی مرکز اور ریاست کی عوام مخالف پالیسیوں کے خلاف پارلیمنٹ کے اندر اور باہر مؤثر آواز بلند کرنے پر بھی تبادلہ؟ خیال کیا گیا۔ مرکزی ایجنسیوں کے غلط استعمال کے خلاف ہوئے اس احتجاج میں اسمبلی میں کانگریس کے لیڈر وجے وڈیٹی وار، قانون ساز کونسل میں پارٹی کے لیڈر ستیج پاٹل، گوا کے انچارج مانک راؤ ٹھاکرے، سابق ریاستی صدر نانا پٹولے، کانگریس ورکنگ کمیٹی کے رکن نسیم خان، ارکان پارلیمنٹ چندر کانت ہنڈورے، رجنی تائی پاٹل، پرنیتی شندے، شیام کمار بروے، سابق وزراء ایڈوکیٹ یشومتی ٹھاکر، شیواجی راؤ موگھے، وسنت پورکے، ڈاکٹر وشوجیت کدم، ڈاکٹر کلیان کالے، رویندر چوہان، نام دیو کرسان، بلونت وانکھیڑے، ڈاکٹر شوبھا بچھاو؟، ڈاکٹر شیو جی کالگے، آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے سیکریٹری بی ایم سندیپ، کنال چودھری، یو بی وینکٹیش، بھائی جگتاپ، ترجمان اتل لونڈھے، سچن ساونت، سابق رکن پارلیمنٹ حسین دلوائی، سابق ایم ایل اے راہول بوندرے، ریاستی نائب صدر ایڈوکیٹ گنیش پاٹل، موہن جوشی، جنرل سکریٹری راجن بھوسلے، رام چندر دلوی، برج دت، ابھجیت سپکال، شری رنگ برگے، سیکریٹری ابھکیہ دیسائی، وشوجیت ہاپے، یشپال بھنگے، آنند سنگھ، سبھاش پکھرے اور دیگر کئی رہنما اور کارکنان نے شرکت کی۔ احتجاج کے دوران پولیس نے تمام مظاہرین کو حراست میں لے کر بعد میں رہا کر دیا۔ اس موقع پر پارٹی میں شمولیت کی تقاریب بھی منعقد ہوئیں، جہاں کانگریس کے سینئر رہنما اور سابق وزیر مرحوم ڈاکٹر شری کانت جچکار کے صاحبزادے یاجیوبلکیا جچکار نے دوبارہ کانگریس میں شمولیت اختیار کی۔ انتخابی دور میں ان پر معطلی کی کارروائی کی گئی تھی، جسے واپس لیتے ہوئے انہیں دوبارہ پارٹی میں شامل کیا گیا۔ اسی طرح عام آدمی پارٹی کے ریاستی نائب صدر اور ترجمان دھنجے شندے نے بھی کانگریس میں شمولیت اختیار کی۔ ریاستی صدر ہرش وردھن سپکال نے دونوں رہنماؤں کا کانگریس خاندان میں پرجوش خیر مقدم کیا۔

سپریم کورٹ کی جانب سے وقف ترمیمی قانون پر عبوری روک کا خیر مقدم: نسیم خان

ممبئی: مرکزی حکومت کی جانب سے اکثریت کے بل پر نافذ کیے گئے متنازع وقف ترمیمی قانون کو سپریم کورٹ کی جانب سے عبوری طور پر روک لگائے جانے کا کانگریس پارٹی اور ملک بھر کی مختلف سماجی و مذہبی تنظیموں کی جانب سے پرزور خیر مقدم کیا جا رہا ہے۔ اس حوالے سے کانگریس ورکنگ کمیٹی کے رکن اور سابق وزیر نسیم خان نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے سپریم کورٹ کے اس فیصلے کو انصاف کی سمت پہلا قدم قرار دیا اور مطالبہ کیا کہ اس غیر آئینی قانون کو مکمل طور پر منسوخ کیا جائے۔ تلک بھون، ممبئی میں صحافیوں سے بات کرتے ہوئے نسیم خان نے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی کی قیادت والی مودی حکومت کو مسلمانوں کے مسائل یا ان کی فلاح و بہبود سے کوئی لینا دینا نہیں۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ وقف املاک کی بہتری کے نام پر جو قانون منظور کیا گیا ہے، وہ نہ صرف آئین کے خلاف ہے بلکہ یہ مسلم اقلیت کے مذہبی، تعلیمی، اور فلاحی اداروں پر راست حملہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی جھوٹا پروپیگنڈہ کر کے عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہی ہے، لیکن ملک کے باشعور شہری اور کانگریس جیسی سیکولر جماعتیں اس سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیں گی۔ نسیم خان نے زور دے کر کہا کہ اس قانون کے ذریعے غریب مسلمانوں کی صدیوں پرانی وقف جائیدادوں کو غیر محفوظ بنایا جا رہا ہے اور حکومت کو ان جائیدادوں میں مداخلت کا راستہ دیا جا رہا ہے، جو سراسر بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مختلف سیاسی و سماجی تنظیموں، قانونی ماہرین اور خود کانگریس پارٹی نے اس قانون میں شامل متعدد شقوں پر سنگین اعتراضات اٹھائے تھے، جنہیں بالآخر ملک کی اعلیٰ عدالت نے تسلیم کیا اور عبوری روک لگا دی۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی میں موجود مسلم رہنماؤں کو اب نہ کوئی اہمیت دی جا رہی ہے اور نہ ان کی کوئی سیاسی حیثیت باقی رہی ہے۔ مودی-شاہ کی قیادت نے خود بی جے پی کے اندر مسلمانوں کی آواز کو دبا دیا ہے اور ان کی سیاسی زندگی کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اس کے برعکس، کانگریس ایک ایسی جماعت ہے جو ہر مذہب، ہر طبقے اور ہر قومیت کو ساتھ لے کر چلتی ہے۔ نسیم خان نے یاد دلایا کہ کانگریس کے صدر ہمیشہ مختلف برادریوں سے تعلق رکھتے رہے ہیں، جو کہ اس کی سیکولر سوچ کا ثبوت ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مودی جی کو یہ طے کرنے کا اختیار نہیں کہ کانگریس کا صدر کون ہونا چاہیے۔ اگر وہ واقعی اقلیتوں کی فلاح چاہتے ہیں، تو انہیں پہلے یہ بتانا چاہیے کہ بی جے پی میں اقلیتوں کو کون سا مقام حاصل ہے؟ نسیم خان نے بی جے پی سے مطالبہ کیا کہ وہ مسلم اقلیت کی مذہبی خود مختاری اور وقف املاک کے تحفظ کا احترام کرے اور اس متنازع قانون کو واپس لے۔ واضح رہے کہ وقف ایکٹ میں کی گئی ترمیمات پر ملک بھر میں سخت ردعمل سامنے آیا ہے۔ علما، دینی ادارے، مسلم تنظیمیں اور سیاسی جماعتیں اس قانون کو مسلمانوں کے مذہبی امور میں مداخلت قرار دیتے ہوئے اس کی سخت مخالفت کر رہی ہیں۔ سپریم کورٹ کی عبوری روک کے بعد اب یہ مسئلہ مزید حساس رخ اختیار کر چکا ہے اور آئندہ سماعتوں میں اس قانون کے مستقبل کا فیصلہ متوقع ہے۔ کانگریس پارٹی اور دیگر انصاف پسند جماعتوں کا مؤقف ہے کہ اس طرح کے قوانین صرف اقلیتوں کو دبانے اور ان کے آئینی و شرعی حقوق کو سلب کرنے کے لیے بنائے جا رہے ہیں، جس کے خلاف ملک گیر سطح پر آئینی و جمہوری جدوجہد جاری رکھی جائے گی۔ نسیم خان نے امید ظاہر کی کہ عدالت عظمیٰ اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کرتے ہوئے اس غیر آئینی قانون کو مستقل طور پر کالعدم قرار دے گی۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار نانديڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ نانديڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(* پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded
کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف نانديڑ کی عدالت میں ہوگی۔